گرامی صلاح صنوبی کا سر گر میاں

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار — لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم — ۲۹/ اکتوبر ۱۹۹۷ء — مدیر : حافظ عاکف سعید

تنظیم اسلامی کے "ملتزم رفقاء" کا کل پاکستان تربیتی و مشاورتی اجتماع

جو اتوار ۲۶/ اکتوبر سے ہفتہ یکم نومبر تک قرآن آڈیٹوریم میں جاری رہے گا' کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں' چنانچہ ان شاءاللہ :-

- اس کا آغاز اتوار ۲۶/ اکتوبر کو بعد نماز عصر' امیر تنظیم کے افتتاحی خطاب سے ہو گا اور بعد مغرب' تنظیم کے مرکزی شعبوں کے ناظمین تنظیم کی موجودہ کیفیت و کمیت کا جائزہ پیش کریں گے۔ (نیز اسی روز ساڑھے دس بجے صبح سے ایک بجے تک مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا ۲۵واں سالانہ اجلاس عام' اسی مقام پر منعقد ہو گا)
- پیر ۲۷/ اکتوبر تا جمعہ ۳۱/ اکتوبر تک روزانہ ایک ایک گھنٹے کے دو اجتماع (صبح ۸ تا ۹ اور شام عصر تا مغرب) درس قرآن پر مشتمل ہوں گے' جن میں ڈاکٹر عبدالسمیع' مطالعہ قرآن و حدیث کے منتخب نصاب نمبر ۲ کا سلسلہ وار درس دیں گے۔
- پیر ۲۷/ اکتوبر تا جمعرات ۳۰/ اکتوبر روزانہ صبح ۹ تا ساڑھے دس' اور ہفتہ یکم نومبر کو صبح ۸ تا ساڑھے نو' امیر تنظیم رفقاء کی ذہنی و فکری تربیت کے ضمن میں اپنی بعض منتخب تحریکی و تنظیمی تحریروں کی وضاحت کریں گے۔
- پیر ۲۷/ اکتوبر تا جمعرات ۳۰/ اکتوبر روزانہ صبح کو گیارہ تا ایک اور شام کو مغرب تا عشاء مشاورتی اجتماع ہوں گے۔ جن میں حسب ذیل امور پر گفتگو ہو گی :-
  (i) تنظیم کی اب تک کی مساعی کا حاصل —— ہماری کامیابیاں اور کوتاہیاں!
  (ii) اپریل ۹۵ء کے فیصلوں کی روشنی میں امیر تنظیم کی جانشینی کے ضمن میں اعلان یا وصیت کے ضمن میں دوبارہ استصواب۔
  (iii) امیر تنظیم کے جانشین کی تعیین کے ضمن میں ترجیحات کے بارے میں اظہار رائے اور مشورہ۔
- جمعہ ۳۰/ اکتوبر کو امیر تنظیم' جامع القرآن' قرآن اکیڈمی' ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن میں "مروجہ تصوف یا سلوک محمدیؐ (یعنی احسان اسلام)" کے موضوع پر گیارہ بجے سے ایک بجے تک —— اور شام کو بعد مغرب قرآن آڈیٹوریم میں "انقلاب کی حقیقت' اور اس کے برپا کرنے کا منطقی راستہ جو سیرت محمدیؐ سے ماخوذ ہے" کے موضوع پر خطاب کریں گے —— ان دونوں پروگراموں کے لئے شرکت کی دعوت عام ہو گی۔
- اس اجتماع کا اختتام' ہفتہ یکم نومبر کو امیر تنظیم کے اختتامی خطاب سے ہو گا۔ (گیارہ تا ایک بجے)

المعلن : عبدالرزاق' ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی و تحریک خلافت پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

عاکف سعید

گولڈن ہینڈ شیک —— رحمت یا زحمت؟

ہمارے ملک میں گولڈن ہینڈ شیک سکیم کے نام سے بڑے پیمانے پر سرکاری اداروں سے ملازمین کو فارغ کرنے کی مہم کا آغاز ہو چکا ہے جس پر معاشرے کے مختلف طبقات کی جانب سے ملا جلا ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ کچھ لوگ جنہیں سرکاری اداروں میں ملازمین کی فوج ظفرموج اس لئے کھلتی تھی کہ سیاسی رشوت کے طور پر ملازمتیں دینے اور ضرورت سے زائد افراد کی بھرتی کرنے کے باوجود بھی دفتروں میں کام نہیں ہوتا تھا' اس اسکیم سے بہت خوش ہیں کہ اس طرح سرکاری خزانے پر پڑنے والے ناروا بوجھ سے تو کم از کم نجات ملے گی' لیکن فارغ کئے جانے والے لوگ جن میں اہل اور نااہل ہر طرح کے لوگ شامل ہیں' روزگار ، حوالے سے شدید طور پر فکر فردا کا شکار ہیں اور شدید ذہنی اذیت میں مبتلا ہیں۔

یہ بات درست ہے کہ سرکاری سطح پر اخراجات کو کنٹرول کرنے اور غیر ضروری مصارف سے چھٹکارا پانے کے لئے اس نوع کا قدم اٹھانا نہایت خوش آئند ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر روزگار کے مناسب مواقع پیدا نہ کئے گئے تو ہمارے ملک کے مخصوص حالات میں اور موجودہ گلے سڑے معاشرے میں اس اقدام سے خیر برآمد ہونے کی بجائے اندیشہ ہے کہ خرابیاں زیادہ پیدا ہوں گی۔ اس لئے کہ یہ بظاہر خوش آئند اقدام درحقیقت اس سرمایہ دارانہ نظام کا حصہ ہے جسے "چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر" کی مانند سوگر معاشی استبداد کی بدترین صورت قرار دیا جائے تو غلط نہ ہو گا۔ یہ سرمایہ دارانہ نظام سود کی لعنت پر مبنی ہے اور انسانیت کے لئے سم قاتل ہے۔ اس نظام کی بدولت ارتکاز دولت کے نتیجے میں ایک جانب وہ سرمایہ دار طبقہ وجود میں آتا ہے جو اپنے سرمائے کے بل پر ملکی معیشت اور معاشی وسائل پر قابض ہو جاتا ہے۔ اس طبقے کے پاس دولت کی اس درجے فراوانی ہوتی ہے کہ انہیں آخرت یاد رہتی ہے نہ اللہ کا خیال کبھی ان کے ل میں آتا ہے۔ یہ طبقہ دنیاداری اور عیش پرستی میں سرتاسر غرق رہتا ہے۔ اس طبقے کے اکثر افراد اخلاق و کردار کے معاملے میں حیوانی سطح بلکہ ان سے بھی پست تر سطح کے حامل ہوتے ہیں اور مال و دولت کی حرص و ہوس انہیں باطنی طور پر درندہ بنا کر چھوڑتی ہے۔ بقول اقبال ؎

از ربا جاں تیرہ دل چوں خشت و سنگ
آدمی درندہ بے دندان و چنگ

(ترجمہ : سود کی وجہ سے انسان کا باطن سیاہ ہو جاتا ہے اور دل اینٹ اور پتھر کی مانند سخت ہو جاتا ہے اور آدمی ایسا درندہ بن جاتا ہے جو درندوں جیسے دانت اور پنجے نہ رکھنے کے باوجود معنوی طور پر کسی درندے سے کم نہیں ہوتا)

جبکہ دوسرا طبقہ جو معاشرے کی ایک عظیم اکثریت پر مشتمل ہوتا ہے بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے روزانہ آٹھ گھنٹے نہیں' بارہ بارہ گھنٹے کام کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ ان کے دل و دماغ پر ایک ہی فکر سوار ہوتی ہے اور ایک ہی غم ان پر مسلط رہتا ہے۔ یعنی غم روزگار!

دنیا نے تیری یاد سے بیگانہ کر دیا
تجھ سے بھی دلفریب ہیں غم روزگار کے

ان حالات میں اخلاقی ترقی' روحانی بالیدگی' تعمیر سیرت' تعلق مع اللہ' یہ سب باتیں جن سے انسانیت عبارت ہے' محض کتابوں میں لکھی رہ جاتی ہیں' اس طبقے کے افراد کے لئے ان الفاظ کی معنویت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کی حیثیت ایک کولہو کے بیل اور باربرداری کے جانور سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ان کے پیش نظر نہ کوئی مقصد حیات ہوتا ہے اور نہ ان کے لئے اپنے فہم و شعور کو بروئے کار لانے کا کوئی موقع ہوتا ہے۔ گویا "انسانیت" جن اوصاف عالیہ سے عبارت ہے' وہ اس طبقے کے افراد سے چھین لی جاتی ہیں اور وہ محض حیوانی سطح پر زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے ہیں —— سودی نظام کی یہی وہ خباثتیں ہیں جن کے باعث سود کی مذمت میں قرآن و حدیث میں وہ سخت ترین الفاظ وارد ہوئے ہیں جو کسی اور گناہ کے لئے وارد نہیں ہوئے۔

کمیونزم جب تک زندہ رہا سرمایہ دارانہ نظام کو اپنے کل پرزے نکالنے کا پورا موقع نہ مل سکا۔ کمیونزم کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کے لئے سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کے علمبردار اپنے ہاں سوشل سیکورٹی کے نظام کی تشکیل پر مجبور ہوئے۔ بندۂ مزدور کو خوش رکھنے کے لئے اس کے بہت سے حقوق انہیں ماننے پڑے اس لئے کہ اس وقت ان کا نظام معرض خطر میں تھا۔ لیکن سوویت یونین کے زوال اور "کمیونزم" کے تحلیل ہونے کے بعد سرمایہ دارانہ نظام اپنی اصل صورت میں "جلوہ گر" ہونا شروع ہوا۔ ایک فیل مست اور شتر بے مہار کی مانند اب وہ اپنی من مانیاں کرنے میں آزاد ہے۔ "ڈاؤن سائزنگ" کا عمل بھی دراصل اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ سب سے پہلے خود امریکہ اس کی لپیٹ میں آیا تھا۔ ڈاؤن سائزنگ کی مہم وہاں آج سے تین چار سال قبل شروع ہو گئی تھی۔ سرکاری اور غیر سرکاری محکموں سے ہزاروں نہیں لاکھوں ملازمین فارغ کئے گئے تھے۔ دو سال قبل بین الاقوامی جریدوں "نیوز ویک" اور "ٹائم" میں اس پر تفصیلی فیچر شائع ہوئے تھے اور مختلف محکموں اور کمپنیوں کے ان سربراہان کی تصاویر فخریہ انداز میں شائع کی گئی تھیں جنہوں نے اس معاملے میں "کارہائے نمایاں" سرانجام دیئے تھے کہ فلاں کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ستر ہزار ملازمین Lay off (فارغ) کئے اور فلاں کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے نوے ہزار کو روزگار سے محروم کیا' وغیرہ۔ اس موقع پر امریکہ میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اور ملازم پیشہ افراد اس خوف سے تھرتھر کانپتے تھے کہ ان کا نام بھی کہیں فارغ کردہ ملازمین کی فہرست میں شامل نہ کر دیا جائے —— وہاں یہی کلہاڑا چلانے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ سوشل سیکورٹی کے نظام میں بتدریج ترمیم و تخفیف کر کے عوام کا قافیہ حیات مزید تنگ کرنے کا سامان بھی کیا گیا۔ اس لئے کہ سرمایہ دارانہ نظام کے پاسبانوں کو اب کسی کمیونزم کی طرف سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ اس نظام کا بھیانک باطن اب نمایاں ہو کر سامنے آ رہا ہے۔

پاکستان میں بدقسمتی سے سوشل سیکورٹی کا نظام بھی موجود نہیں ہے۔ بے روزگاروں کے لئے حکومت کی طرف سے کسی وظیفہ کا اہتمام نہیں ہے۔ مزید ستم ظریفی یہ بھی ہے کہ روزگار کے مواقع بھی نہیں ہیں۔ بے روزگار کے لئے اپنا خون جگر پینے اور ذہنی اذیت کی آگ میں جلنے کے سوا کوئی "جائز" راستہ نہیں ہے۔ ہاں ناجائز راستے کھلے ہیں' اگر اس میں ہمت ہے تو وہ ڈاکے ڈالے' لوٹ مار کرے' پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے ملک دشمن عناصر کا آلہ کار بن کر دہشت گردی کرے' لیکن اگر اس میں ہمت اور جرات کا فقدان ہے تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ وہ کسی رسی کا پھندا گلے میں ڈال کر پنکھے سے جھول جائے۔ روزانہ کے اخبارات میں بے روزگاری سے تنگ آ کر خودکشی کرنے کا متعدد واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں —— پاکستان میں ڈاؤن سائزنگ اور گولڈن شیک ہینڈ کے نتیجے میں ایک جانب افراط زر میں غیر معمولی اضافہ ہو گا' کرنسی کا مزید دھیلا ہو گا اور دوسری جانب بے روزگاروں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کی وجہ سے ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کے واقعات میں اضافہ ہو گا۔ گویا ڈاؤن سائزنگ نہ کرنا اگر سرکاری خزانے پر ناروا بوجھ ہے تو ڈاؤن سائزنگ کرنے سے معاشرے کے بگاڑ میں مزید اضافے کا اندیشہ ہے —— ہمارے لئے عافیت کی راہ صرف ایک ہے —— یعنی نظام خلافت کا قیام!

مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں
امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت کا خطاب جمعہ

لاہور (پ ر) ۱۷/ اکتوبر۔ ملک میں اب نظام کی تبدیلی ناگزیر ہو چکی ہے۔ موجودہ نظام میں اتنی سکت نہیں ہے کہ زیادہ عرصہ تک جاری رہ سکے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مسجد دارالسلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ سے قبل خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کے موجودہ گھمبیر مسائل کا واحد حل اسلامی انقلاب ہے جو صرف نبوی طریق انقلاب اختیار کرنے ہی سے برپا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میاں نواز شریف صدر کو بے بس کرنے اور ممبران اسمبلی کو مفلوج کرنے کے لئے آئین میں ترامیم منظور کروا سکتے ہیں تو شریعت کو سپریم لاء قرار دینے کے لئے پارلیمنٹ سے آئینی ترمیم کیوں منظور نہیں کراتے؟۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ پاکستان کا قیام اور اس کی بقا نصرت خداوندی کا مظہر ہے مگر نفاذ اسلام سے روگردانی کی وجہ سے ہم قومی سطح پر خوف و دہشت اور اشیائے صرف کی کمر توڑ مہنگائی کے عذاب سے دوچار ہو چکے ہیں۔ روپے کی قیمت میں ریکارڈ کمی سے "گولڈ" کو "کاپر" بنا دیا گیا ہے۔ چنانچہ اب مہنگائی کا خوفناک سیلاب آئے گا جس کے نتیجے میں ملک میں ہنگامہ آرائی اور فتنہ انگیزی کے حالات پیدا ہوں گے' آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک مسلسل نواز شریف پر دباؤ ڈال کر اپنی من مانی شرائط منوا رہے ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے بے نظیر کو اپنا آلہ کار بنایا اور معلوم نہیں آئندہ وہ کس مہرے کو آگے لانے والے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا ہے کہ سرکاری اداروں میں گولڈن ہینڈ شیک سکیم سے نہ صرف ملک میں پہلے سے موجود بے روزگاری میں خوفناک حد تک اضافہ ہو جائے گا بلکہ اندیشہ ہے کہ سرکاری ادارے "اہل ہاتھوں" سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمانی نظام کی خرابیاں کھل کر واضح ہو رہی ہیں چنانچہ حکومت اور عدلیہ کی موجودہ محاذ آرائی پارلیمانی نظام کی اسی خرابی کا مظہر ہے جبکہ صدارتی نظام میں مقننہ' انتظامیہ اور عدلیہ جیسے ادارے اپنے اپنے دائرۂ اختیار میں خوش اسلوبی سے کام کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ اور حکومت باہم گڈمڈ ہونے کی وجہ سے متحد ہو کر عدلیہ کے مقابلے پر آ گئے ہیں' حکومت اور عدلیہ کے مابین موجودہ محاذ آرائی ملک و ملت کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ جاگیرداری اور سرمایہ داری نظام مضبوط سے مضبوط تر ہو رہا ہے اور عوام کی فلاح و بہبود اور ملکی ترقی کے لئے بھاری شرح سود پر حاصل کردہ غیر ملکی قرضے اور امداد حکمرانوں کی شاہانہ لوٹ مار اور بیوروکریسی کی بے رحم کرپشن کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ملک و قوم سے لوٹا ہوا یہی سرمایہ "سوئس اکاؤنٹس" کی شکل میں غیر ملکی بینکوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ عالمی اداروں کی کامل وفاداری پر مبنی پالیسی اپنانے کی وجہ سے آج "چچا کلنٹن اور دادی اماں الیزبتھ" موجودہ حکومت پر اپنی شفقتیں اور محبتیں انڈیلتے اور اس پر "صدقے واری" ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں ملک میں ون پارٹی ڈکٹیٹر شپ قائم تھی جبکہ اس وقت ون مین ڈکٹیٹر شپ قائم ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر معمولی مینڈیٹ کی حامل مسلم لیگی حکومت کے دور میں معاشی استحکام حاصل ہونے کی بجائے غیر یقینی صورتحال میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک جانب پیپلز پارٹی کی باسی کڑھی میں بھی ابال آ رہے ہیں تو دوسری طرف قاضی حسین احمد بھی حالات کو سازگار دیکھتے ہوئے مسلسل "مارچ ٹائم" کرنے میں مصروف عمل ہیں۔

ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے شرکاء سے
داعی تحریک خلافت کا خطاب

لاہور (پ ر) ۲۰/ اکتوبر۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن آڈیٹوریم میں انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن مجید میں ہر زمانے کی علمی سطح کے مطابق تمام انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی موجود ہے۔ چنانچہ سلیم الفطرت اور سادہ لوح عوام کے ساتھ ساتھ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو بھی قرآن کامل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر زمانے کے علمی افق پر قرآن مجید کا علم و فکر نئے سورج کی مانند طلوع ہوتا رہے گا اور علمی اور سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کی حقانیت واضح تر ہوتی جائے گی۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ قرآن مجید کی کوئی تفسیر بھی قرآن کے مفہوم کو مکمل طور پر بیان نہیں کرتی۔ قرآن مجید علم کا نہ ختم ہونے والا وہ بے مثال خزانہ ہے جس سے رہنمائی حاصل کر کے دنیا میں خوشحالی اور امن و سلامتی کی بہار لائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید صحیفہ انقلاب ہے اور حضور کی ذات گرامی کو قرآن مجسم کی حیثیت حاصل ہے چنانچہ قرآن کی کامل تشریح و تفسیر کے لئے سیرت النبیؐ کی جانب رجوع کرنا ہو گا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ امت مسلمہ کے لئے قرآن کے بیان کردہ ہدف اور فرض منصبی یعنی دین کے غلبہ و نفاذ کی جدوجہد کو اپنا مشن بنائے بغیر محض عربی زبان کی تعلیم و تدریس سے نزول قرآن کے مقاصد کی تکمیل بھی نہیں ہو سکتی اور قرآن سے استفادہ کی راہیں بھی مسدود ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کی طرف رجوع کئے بغیر غلبہ دین کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو گا۔ قرآن کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے امت مسلمہ فکری سطح پر انتشار کا شکار ہو چکی ہے۔ دین کو جامع اور مکمل نظام زندگی کی حیثیت سے اختیار کرنے کی بجائے اسے عبادات اور چند مذہبی رسومات کا مجموعہ قرار دے کر ریاست و سیاست سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنلزم اور سیکولرزم دور حاضر کا سب سے بڑا شرک اور کفر ہے۔ یہودی قوم اس عالمی شیطانی نظام کی علمبردار بن کر دنیا پر اپنا تسلط قائم کر چکی ہے۔ اس صیہونی عالمی قوت اور امت مسلمہ کے مابین عنقریب معرکہ برپا ہو گا جس کے نتیجے میں بالآخر اسلام کے عالمی غلبہ کی راہ ہموار ہو گی اور بیت المقدس اسرائیلی قبضے سے آزاد ہو جائے گا۔

★ ★ ★

تنظیم اسلامی کی دعوت

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا نہایت جامع خطاب

عمدہ طباعت' صفحات ۵۲ قیمت۔ ۸/ روپے

کیا نواز عوام ہنی مون ختم ہو چکا ہے؟

مرزا ایوب بیگ

۱۹۹۳ء کے انتخابات میں اگرچہ پاکستان پیپلز پارٹی بے نظیر بھٹو کی قیادت میں قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) سے زیادہ سیٹیں لینے میں کامیاب ہو گئی اور وہ مسلم لیگ (ج) سے مل کر حکومت بنانے میں بھی کامیاب ہو گئی تھی لیکن دونوں جماعتوں کی زیادہ تر سیٹیں دیہی علاقے سے تھیں۔ پنجاب جو آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور قومی اسمبلی کی ۲۰۰ عام نشستوں میں سے ۱۱۶ نشستیں پنجاب کی ہیں' اس میں واضح طور پر دیہی اور شہری پاکستان پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) میں تقسیم ہو گئیں یعنی دیہی نشستوں سے اکثر پر پاکستان پیپلز پارٹی کے نمائندے کامیاب ہو کر آئے اور شہری نشستوں پر پاکستان مسلم لیگ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ یہ صورت حال صرف پنجاب تک محدود نہ تھی بلکہ سندھ میں بھی جہاں ایم کیو ایم شہری نشستوں پر کلین سویپ کیا کرتی تھی' اس نے جب انتخابات کا بوجوہ بائیکاٹ کر دیا تو شہری ووٹرز کا زیادہ تر رجحان پاکستان مسلم لیگ کی طرف تھا جبکہ سندھ کے دیہی علاقے میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اچھے خاصے مارجن سے کامیابی حاصل کی' البتہ صوبہ سرحد میں ملا جلا رجحان رہا۔ یعنی ۹۳ء کے انتخابات کے نتیجہ میں جب محترمہ بے نظیر بھٹو قائد ایوان اور وزیر اعظم پاکستان بنیں تو وہ خالصتاً دیہی عوام کی نمائندگی کر رہی تھیں جبکہ شہروں میں اس وقت بھی پاکستان مسلم لیگ کا بحیثیت جماعت اور میاں نواز [illegible] کا عوامی قائد کی حیثیت سے ڈنکا بج رہا تھا' خصوصاً تاجر برادری تو میاں نواز شریف کی دیوانی ہوئی جاتی تھی۔ لہٰذا بے نظیر کے اس دور میں میاں نواز شریف جب کبھی چٹکی بجاتے' تاجر حکومت کے خلاف ہڑتال کر کے گھر بیٹھ جاتے۔

پاکستان کی سیاسی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ یہاں کے دیہی عوام انتخابات کے ذریعے کسی حکومت کے قائم کرنے میں بڑا اہم اور لیڈنگ رول ادا کرتے رہے ہیں' البتہ کسی حکومت کو قبل از وقت گرانے میں ہمیشہ صرف شہری آبادی رول ادا کرتی رہی ہے اور اس نے اس کام کے لئے کبھی دیہاتی بھائیوں کو زحمت نہیں دی۔ لہٰذا بے نظیر بھٹو کو اپنے دوسرے دور حکومت کے آغاز ہی سے شہری آبادی خصوصاً تاجروں اور صنعتکاروں کی مزاحمت کا سامنا تھا۔ حکمت کا تقاضا تو یہ تھا کہ اس مخالفت کی وجوہات کو سمجھنے اور انہیں ختم کر کے مفاہمت اور تعاون کے لئے بھرپور اور پرخلوص کوشش کی جاتی کیونکہ جمہوری حکومت کو تو ایک ووٹ کے نقصان کی متحمل بھی نہیں ہو سکتی' چہ جائیکہ ایک ایسے طبقے کو جو بڑا بھی ہے اور انتہائی موثر بھی' یکسر نظر انداز کر دیا جائے لیکن انتہائی احمقانہ انداز سے اس طبقے سے محاذ آرائی کا آغاز کر دیا گیا اور انتقامی کارروائیاں کی گئیں۔ شہروں میں ترقیاتی کام بری طرح متاثر ہوئے' جس کے جواب میں کہا گیا کہ انہوں نے ہمیں ووٹ کب دیئے تھے جو ہم ان کے کام کریں۔ مہنگائی اور کرپشن نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور حکومت کے خلاف نفرت کی آگ شہروں سے نکل کر دیہاتوں میں بھی پھیل گئی۔ لہٰذا مقتدر قوتوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ وہ مقبولیت سے عاری اس حکومت کا خاتمہ کر دے۔ یہاں یہ وضاحت بہت ضروری ہے کہ بلاشبہ کرپشن کا ناسور جو ایک عرصہ سے اپنی جڑیں گہری اور مضبوط کر رہا تھا بے نظیر دور میں انتہائی توانا ہو گیا لیکن مسلم لیگ میڈیا سیل نے بھی حکومت کے خلاف اس ہتھیار کو بڑی محنت اور خوبصورتی سے استعمال کیا اور اخبارات کے تعاون سے اس کرپشن کو کئی گنا بڑھا کر عوام کے سامنے پیش کیا' جس سے حکومت کی ساکھ مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اس سارے پس منظر میں جب ۳/ فروری ۱۹۹۷ء کو عام انتخابات ہوئے تو میاں نواز شریف شہریوں کی مثبت اور منفی دونوں طرح کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ مثبت حمایت سے مراد ان لوگوں کی حمایت ہے جو پاکستان مسلم لیگ کے منشور سے اتفاق کرتے تھے یا میاں صاحب کی شخصیت سے حد درجہ متاثر اور ان کی صلاحیتوں کے معترف تھے۔ منفی حمایت سے مراد ان لوگوں کی حمایت ہے جن کے لئے نہ مسلم لیگ کے منشور میں کوئی کشش تھی اور نہ وہ میاں صاحب سے خاص متاثر تھے' البتہ انہیں پاکستان پیپلز پارٹی اور بھٹو خاندان سے شدید نفرت تھی اور وہ کسی مولوی کی قیادت کو بھی قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ انہوں نے میاں نواز شریف کو بھٹو خاندان کے دشمن کی حیثیت سے قبول کیا اور ان کے دست و بازو بن گئے۔ یہ فیصلہ کرنا تو بہت دشوار ہے کہ میاں نواز شریف کے مثبت حمایتی زیادہ تھے یا منفی' بہرحال منفی حمایتوں کی ایک بہت بڑی تعداد تھی۔ لہٰذا پاکستان پیپلز پارٹی اور اس کی قائد بے نظیر بھٹو کی شدید مخالفت میاں نواز شریف کی سیاسی ضرورت بن گئی۔

مسلم لیگ نے مہنگائی اور کرپشن کو مرکزی ایشو بنایا اور تاریخ ساز کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی نے ۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی کی یاد تازہ کر دی اور عوام کی اکثریت نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی بے مثال کامیابی سے پاکستان کے قیام کی راہ ہموار ہوئی تھی اور اب ۹۷ء میں مسلم لیگ کی کامیابی سے پاکستان مستحکم ہو گا اور عوام بے پناہ مسائل اور مصائب سے نجات پائیں گے۔ یہ بات واضح ہے کہ مسلم لیگ اور اس کے قائد میاں نواز شریف نے اپنی انتخابی تقاریر میں پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام و نفاذ کو ایشو نہیں بنایا تھا بلکہ اس دوران اس موضوع پر ان کی گفتگو یں یا خطابات نہ ہونے کے برابر تھے۔ لہٰذا تمام تر عوامی توقعات' اقتصادی اور معاشی حوالے سے تھیں۔ ہر فرد یا گھرانہ یہ توقع کئے ہوا تھا کہ جن معاشی مشکلات نے آج اس کا جینا دوبھر کیا ہوا ہے' ان سے انہیں نجات حاصل ہو گی۔ تجارت اور صنعت پھلے پھولیں گے' بیروزگاری کا خاتمہ ہو گا' یوٹیلٹی بل جو سارے گھر کے بجٹ کا صفایا کر دیتے ہیں ان میں کمی ہو گی' ترقیاتی کام ہوں گے' تجاوزات جن سے عام شہریوں کا چلنا پھرنا دشوار ہو چکا ہے ان کا خاتمہ ہو گا۔ تجارت پر ناروا پابندیاں ختم کی جائیں گی۔ جرائم میں کمی واقع ہو گی اور چوروں ڈاکوؤں نے جو عوام کے ناک میں دم کیا ہوا ہے اور ان کے ہاتھوں عوام کی جان اور مال محفوظ نہیں' انہیں نکیل ڈالی جائے گی اور سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ سرکاری خزانے کی لوٹ کھسوٹ بند ہو گی اور سرکاری حکام عوامی مسائل کو تندہی سے حل کیا کریں گے' وغیرہ وغیرہ۔

دیکھنا یہ ہے کہ کیا میاں نواز شریف اور ان کی برسراقتدار جماعت مسلم لیگ کو عوام کی توقعات پر پورا اترنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے؟ یا اس قلیل عرصے میں نئی حکومت نے اپنی جدوجہد کا رخ اس طرح متعین کیا ہے کہ آنے والے وقت میں عوام کی ان توقعات پر پورا اترا جا سکے؟ کیا عوام میاں نواز شریف کی ان کوششوں سے مطمئن ہیں اور نواز عوام ہنی مون ابھی جاری ہے؟ ہمیں آخری سوال کا جواب پہلے دینا ہو گا۔ یہ کہنا تو درست نہیں ہو گا کہ نواز عوام ہنی مون ختم ہو چکا ہے لیکن بلاشبہ یہ تعلق کمزور ہو چکا ہے اور جوش و خروش میں کمی واقع ہو چکی ہے۔ عوام کی مایوسی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی متبادل قیادت سامنے ہوتی تو عوام حکومت تعلقات کی یہ سرد مہری بڑی تیزی سے کشیدگی اور مخالفت میں تبدیل ہو جاتی۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ حکومت عوام کی توقعات پر پورا اتر

رہی ہے یا اس نے اس قلیل عرصے میں عوام سے کیے گئے وعدے پورے کرنے کے لئے صحیح سمت میں کام کا آغاز کیا ہے۔ راقم کی دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ حکومت کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دے سکی اور نہ ہی نمایاں کامیابی حاصل کر سکی ہے' البتہ passing marks حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ درحقیقت عوام کے جلد مایوس ہو جانے کے ذمہ دار بھی خود ہمارے سیاست دان ہیں۔ جب یہ انتخابی منشور پیش کرتے ہیں یا انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہیں تو ان کا طرز عمل کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ بعد میں کیا ہو گا' یہ دیکھا جائے گا۔ عوام کو سنہری خواب دکھا کر کسی نہ کسی طرح منتخب تو ہوا جائے' لہٰذا اس طرح کے دعوے عام طور پر کئے جاتے ہیں جن پر عمل درآمد بحالت موجودہ ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً "ہم اقتدار میں آگئے تو عوام کی تقدیر بدل دیں گے" اور "ہمارے دروازے عوام کے لئے دن رات کھلے رہیں گے"۔ انتخابی پوسٹروں پر ایک طرف کالا باغ ڈیم اور دوسری طرف لہلہاتے کھیت دکھائے جائیں اور جب اقتدار کی کرسی پر براجمان ہوں تو ڈاؤن سائزنگ کی جائے' کھلی کچہریوں کو ناممکن العمل قرار دے کر بند کیا جائے اور کالا باغ ڈیم پر صوبائی اتفاق رائے کا پرانا راگ الاپا جائے تو عوام میں مایوسی کا در آنا فطری ہے۔ لہٰذا اتنی جلد مایوس ہو جانے پر عوام کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ پاکستان کے موجودہ سیاسی' معاشی اور سماجی حالات کو سدھارنے کے لئے پہلے ان تمام مسائل کا صحیح طور پر ادراک حاصل کرنا ہو گا جو اس ملک کو درپیش ہیں' ہر قسم کے سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر اس کی صحیح صحیح تصویر عوام کو دکھانا ہو گی اور فضاؤں میں قلابازیاں کھانے کی بجائے زمینی حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلے کرنا ہوں گے وگرنہ معاشی ترقی اور ایشیائی ٹائیگر بننے کی باتیں کرتے کرتے آپ کرنسی کی قیمت ریکارڈ کم کریں گے تو چاہے اسے ایڈجسٹمنٹ کا یا کوئی اور خوبصورت سا نام دیں' مہنگائی اس کا لازمی نتیجہ ہو گی۔ اس مہنگائی سے عوام کی کمر تو ٹوٹ چکی ہے' ان کی آنکھوں میں بھی خون اترا ہوا ہے۔ ان کی ہمت اور برداشت جواب دے چکی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہرچہ باداباد کا نعرہ لگا کر میدان میں آجائیں اور بھاری مینڈیٹ کو پاؤں تلے روند دیں۔ آخری اور حتمی بات یہ ہے کہ اگر ہم نے اللہ کے اس فرمان مبارک کو کہ "کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں ہو" کو نظرانداز کیا تو دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوں گے اور آخرت میں بھی انجام اچھا نہ ہو گا۔

قصیدہ نظام خلافت

اسرار احمد ساوری

دلوں پہ کیوں نہ خلافت کے حسن کا ہو اثر　　خدائے لم یزل اس کا ہے خود ستائش گر
جمال نور نبوت کا ہے یہ آئینہ دار　　اسی لئے ہے تمناؤں کا حسیں پیکر
خدا نے مجھ کو بنایا امین خلافت کا　　ہے جس کا جلوۂ رنگیں فروغ قلب و نظر
حسین پھول تمنا کے اس میں کھلتے ہیں　　رہین دیدۂ بینا ہے اس کا ہر منظر
جدا ہے سارے نظاموں سے اس کا طرز عمل　　حیات رشک گلستاں بنی بجد نظر
اسے خدا نے تقدس کا نور بخشا ہے　　سکوں طراز ہیں اس کے تمام بام و در
یہ غم ربا ہے ہر اک مفلس و تونگر کا　　ہے بے نیاز غم زندگی سے اس میں بشر
خدا کے حکم کا پابند حکمراں ہے یہاں　　ہر ایک عضو ہے اس کا سکون کا مظہر
ہر ایک شخص ہے حقدار عدل کا اس میں　　ملے گا عدل اسے جو بھی آگیا در پہ
نمود صبح ہے اس کی تجلیوں کا ظہور　　ہیں اس کی غایت تخلیق شافع محشر
سکون قلب کا ضامن ہے یہ نظام عمل　　نشاط روح کے مصدر ہیں اس کے شام و سحر
ہے بزم دہر میں روشن اسی کا عکس جمیل　　یہی بشر کے ہے فوز و فلاح کا محور
خدا کے حکم کا تابع ہے یہ بہر صورت　　نبی کے حسن عمل کا ہے یہ حسیں مظہر
کوئی نظام مقابل میں اس کے آ نہ سکا　　کمال وصف کا حامل ہے یہ حسیں پیکر

مطلع ثانی

تجلیات الٰہی کا اک حسیں مصدر　　فروغ نور نبوت کا دلربا منظر
یہی ہے ضامن فوز و فلاح دنیا میں　　فدائیں ہیں اسی کی بچھا بحر و بر
اسی کے سائے میں خوشیوں کا بول بالا ہے　　لرزتے رہتے ہیں ہر آن ظلم کے خوگر
اسی کے در پہ ہے ہر آن رحمتوں کا نزول　　یہی ہے قوم کے خستہ دلوں کا چارہ گر
نجات دیتا ہے مظلوم کو مصیبت سے　　اسی کی مہر محبت ہے ثبت ہر دل پر
نفاذ اس کا ہوا تھا قرون اولیٰ میں　　کمال حسن عمل تھا حیات کا محور
ہزار اس کے مخالف ہنود ہوں کہ یہود　　خدا کے فضل سے رہ جائیں گے وہ خاک بسر
مدد کرے گا بہر گام خالق اکبر　　رہیں گے پشت پناہی پہ شافع محشر

یہ بے مثال ہے اسرار اپنی فطرت میں
تمام اہل نظر اس کے ہیں ستائش گر

ملک کے حالات بڑی تیزی کے ساتھ Hard Revolution کی طرف جا رہے ہیں

قرارداد مقاصد کی منظوری سے "سافٹ انقلاب" کی جانب پیش قدمی شروع ہو گئی تھی مگر....

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برپا کردہ انقلاب کو دشمنان اسلام نے بھی شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا

پاکستان کی بقا اور استحکام صرف اور صرف اسلامی انقلاب ہی سے وابستہ ہے

تحریک خلافت پاکستان کے زیر اہتمام ۱۹/ اکتوبر کو الحمراء ہال میں منعقدہ جلسہ عام بعنوان "اسلامی انقلاب کا نبوی طریق کار" پر

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے خطاب کا خلاصہ

مرتب : نعیم اختر عدنان

۵/ اکتوبر ۹۷ء کو الحمراء ہال میں "کیا پاکستان تدریجی خودکشی کر رہا ہے" کے موضوع پر منعقدہ جلسہ عام کی مفصل رپورٹ یقیناً آپ کی نظروں سے گزر چکی ہوگی۔ ۱۹/ اکتوبر ۹۷ء کو اسی سلسلے کی دوسری کڑی کے طور پر پاکستان کی نظریاتی اساس کے استحکام اور اس میں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے قیام کا واحد راستہ .... یا بالفاظ دیگر "اسلامی انقلاب کا نبوی طریق کار" کے موضوع پر جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مقررہ وقت پر تقریب کے آغاز کے لئے تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق نے مائک سنبھالا اور امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کو سٹیج پر اپنی مخصوص نشست پر جلوہ فروز ہونے کی دعوت دی۔ تقریب کا آغاز قاری مجیب الرحمٰن کی تلاوت قرآن سے ہوا' انہوں نے سورۂ صف کی چند آیات کی تلاوت کی۔ قرآن کالج کے طالب علم جناب نادر عزیز نے علامہ اقبال کی مشہور نظم "خودی کا سر نہاں لا الٰہ الا اللہ" سے شرکاء محفل کے دلوں کو گرمایا۔

گزشتہ پروگرام کی طرح اس بار بھی معروف صحافی اور دانشور حضرات ہماری دعوت پر بطور "مستفسر" تشریف لائے۔ مستفسرین حضرات میں معروف صحافی' کالم نگار اور روزنامہ "لشکر" کے ایڈیٹر جناب حسن نثار' روزنامہ وفاق کے ایڈیٹر جناب مصطفٰے صادق' پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر ڈاکٹر منیر الدین چغتائی' علامہ اقبال کے نیاز مند چودھری نیاز علی مرحوم کے فرزند اور ماہر معاشیات جناب کے ایم اعظم' تحریک احیائے امت کے سربراہ صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی' پیپلز پارٹی کے رہنما جناب قیوم نظامی اور معروف کالم نگار جناب عطاء الرحمٰن شامل تھے۔ الحمراء ہال اپنی تمام تر وسعت کے باوصف شرکاء سے کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ جناب عبدالرزاق نے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کو آج کے موضوع پر خطاب کے لئے دعوت دی۔ ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے حمد و ثناء اور سورۂ انفال اور سورۃ النحل کی آیات کی تلاوت کے بعد اپنے گزشتہ خطاب کا مختصر اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ استحکام پاکستان کے لئے اسلام کے علاوہ کوئی اور بنیاد موجود نہیں ہے۔ پاکستان آج نصف صدی کے بعد بھی اپنے تشخص کی تلاش میں ہے اور یوں لگتا ہے کہ پاکستان کی گولڈن جوبلی کے ساتھ ساتھ اس کے "Crisis of Identity" کی گولڈن جوبلی بھی منائی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا' تحریک پاکستان کا اصل جذبہ محرکہ مذہبی نہیں تھا۔ یہ صرف لسانی اور معاشی جذبہ بھی نہیں تھا بلکہ یہ ایک اجتماعی اور قومی جذبہ تھا یعنی ایک چھوٹی قوم کو بڑی قوم کی بالادستی کا خوف تھا۔ اس چھوٹی قوم کی قومیت کی بنیاد بھی مذہب ہی تھا۔ چنانچہ علامہ اقبال کا یہ شعر مسلمانان پاکستان پر صد فی صد صادق آتا ہے ؂

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

قیام پاکستان کے محرکات میں دفاعی اور احیائی دونوں

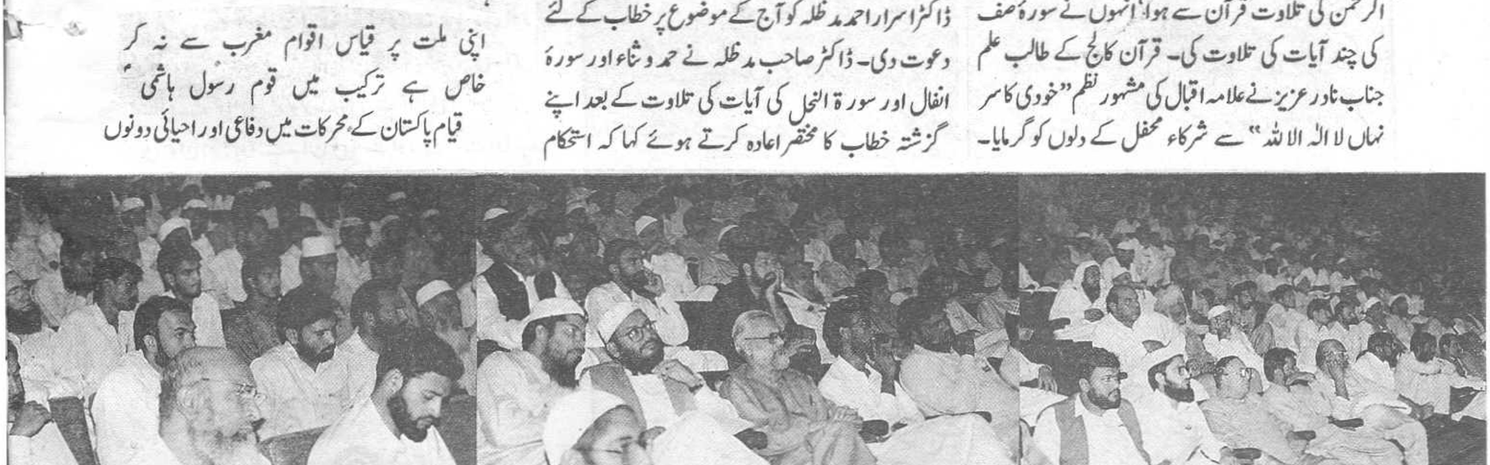

الحمراء ہال میں تحریک خلافت کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار کے شرکاء امیر محترم کا خطاب سنتے ہوئے ہمہ تن گوش ہیں

محرکات کار فرما تھے۔ قائد اعظم کو دفاعی پہلو کا علمبردار کہا جا سکتا ہے جبکہ علامہ اقبال کو احیائی جذبہ کے نقیب کی حیثیت حاصل تھی۔ ان دونوں لہروں کے ملنے سے گویا وہ "برقی لہر" مکمل ہوئی جس کے نتیجے میں پاکستان وجود میں آیا۔ داعی تحریک خلافت نے شرکاء مجلس کو دعوت فکر دیتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اس امر پر اپنی توجہ مرکوز کریں کہ اس وقت پاکستان کے استحکام کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے تو اس کے مختلف زاویے ہیں۔ تاریخی' جغرافیائی' قومی' نسلی اور لسانی عوامل جیسا کوئی عامل یہاں موثر نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ پاکستانی قومیت نام کی کوئی شے نہ اب تک وجود میں آسکی ہے اور نہ آئندہ اس کے وجود میں آنے کا کوئی امکان ہے۔ بلکہ اب صرف وہ مذہبی جذبہ پاکستان کو استحکام دے سکتا ہے جو نام کے مذہبی جذبہ کی بجائے حقیقی اور واقعی اسلام سے عبارت ہو۔ یہی حقیقی اسلام عوام کے اندر نئی روح پھونک سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے پاکستان کے استحکام اور بقاء کے پانچ لوازم بیان کئے :

(۱) ایک طاقت ور انسانی جذبہ
(۲) ہمہ گیر نظریہ
(۳) عام انسانی اخلاقی کردار کی تعمیر نو
(۴) نظام عدل اجتماعی کا قیام
(۵) مخلص قیادت

متذکرہ بالا پانچوں تقاضے صرف اور صرف اسلام ہی سے پورے ہو سکتے ہیں۔

قرار داد مقاصد کے حوالے سے محترم ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے فرمایا۔ قرار داد مقاصد کی منظوری سے ریاستی سطح پر کتاب و سنت کی حاکمیت کو تسلیم کرنے سے ملک میں "Soft Revolution" کا راستہ ہموار ہو گیا تھا۔ بعد میں ملک کے تمام مکاتب فکر کے جید اور نمائندہ علماء نے دستور اسلامی کے لئے متفقہ ۲۲/ اساسی نکات مرتب کر کے "کس کا اسلام اور کون سا اسلام؟" کی بحث کو بھی ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ لیکن ایک بہت بڑی غلطی کے ارتکاب نے اسلامی ریاست کی تشکیل کے اس تدریجی عمل کے آگے رکاوٹ کھڑی کر دی یعنی انتخابی سیاست کے میدان میں دینی جماعتوں کی شرکت نے "اسلام" کو ایک پارٹی ایشو بنا دیا۔ بدقسمتی سے اس کا آغاز جماعت اسلامی نے کیا جس نے الیکشن کی سیاست میں کود کر دیگر مذہبی گروہوں کو بھی گویا اس میدان میں طبع آزمائی کے لئے مجبور کر دیا۔

نواز شریف حکومت کے حوالے سے امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ ۳/ فروری ۹۷ء کے الیکشن کے نتیجے میں مسلم لیگ کو جو زبردست مینڈیٹ ملا تھا اس سے ایک بار پھر سافٹ ریولوشن کا امکان پیدا ہو گیا تھا میاں نواز شریف صاحب سے گفتگو اور انہیں بار بار اس جانب متوجہ کرنے کا بحمد اللہ یہ نتیجہ تو نکلا کہ تنظیم اسلامی کی مجلس عاملہ کے ایک وفد کی موجودگی میں میاں محمد نواز شریف نے شریعت کی بالادستی کے لئے راجہ ظفرالحق کو آئینی ترمیم تیار کرنے کا دو مرتبہ حکم دیا مگر اس حوالے سے تمام امیدیں نقش برآب ثابت ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ اس وقت ملک میں روپے کی قیمت میں ریکارڈ کمی سے پہلے سے موجود مہنگائی میں ہوشربا اضافہ ہو گا جس سے بے چینی بڑھے گی چنانچہ اس وقت ملک کے حالات بڑی تیزی کے ساتھ "ہارڈ انقلاب" کی طرف جا رہے ہیں۔ ایک جانب پیپلز پارٹی کے تن مردہ میں نئی زندگی کے آثار نظر آ رہے ہیں تو دوسری طرف قاضی حسین احمد بھی "تیاریوں" میں ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن آئین شریعت کانفرنس میں "دست بدست" جنگ کا بھی اعلان فرما چکے ہیں اور افغانستان کے بعد "طالبان" کی طرف سے اسلام آباد کو فتح کرنے کی بات بھی کی ہے۔ ایسی غیر یقینی صورت حال میں حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں' آئندہ کیا نتیجہ برآمد ہو گا؟ اس بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے۔ چین میں ماوزے تنگ اور ایران میں خمینی نے عین وقت پر پہلے سے جاری تحریک کو ہائی جیک کر لیا تھا' پاکستان میں بھی بھٹو مخالف تحریک کو آرمی نے ہائی جیک کر لیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے ملک کو درپیش صورت حال کا تجزیہ کرنے کے بعد فرمایا کہ پاکستان کی بقا اور استحکام صرف اور صرف اسلامی انقلاب پر موقوف ہے جو اب Soft کی بجائے Hard طریقے سے ہی آئے گا۔

انہوں نے انقلاب کے مراحل بیان کرتے ہوئے کہا کہ اجتماعی نظام کے تین گوشوں میں سے کسی ایک یا تینوں میں تبدیلی کا نام انقلاب ہے۔ یہ تبدیلی معاشی' سیاسی اور معاشرتی نظام سے متعلق کسی ایک یا زائد شعبوں میں ہو گی تو اسے انقلاب کہا جا سکتا ہے' لیکن اس کے برعکس پورا ملک بھی ماضی کی رومن ایمپائر کی طرح محض اپنا مذہب یا عقیدہ تبدیل کر لے تو اس تبدیلی کو انقلاب سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ فرانس اور کیمونسٹ انقلاب حقیقی انقلاب تھے اس لئے کہ ان کے نتیجے میں سیاسی اور معاشی نظام میں بنیادی تبدیلی واقع ہو گئی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا برپا کردہ انقلاب تو تاریخ انسانی کا عظیم ترین اور ہمہ گیر انقلاب تھا جس نے ہر شے بدل کر رکھ دی۔ انقلاب نبوی ﷺ انسانی جدوجہد کے نتیجے میں قدم بقدم تمام مراحل کر کے برپا ہوا ؎

اس راہ میں جو سب پر گزرتی ہے وہ گزری
تنہا پس زنداں کبھی رسوا سربازار!

امیر تنظیم اسلامی نے فرمایا کہ اگرچہ بعثت نبویؐ سے ۱۶ سو سال قبل بھی حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں

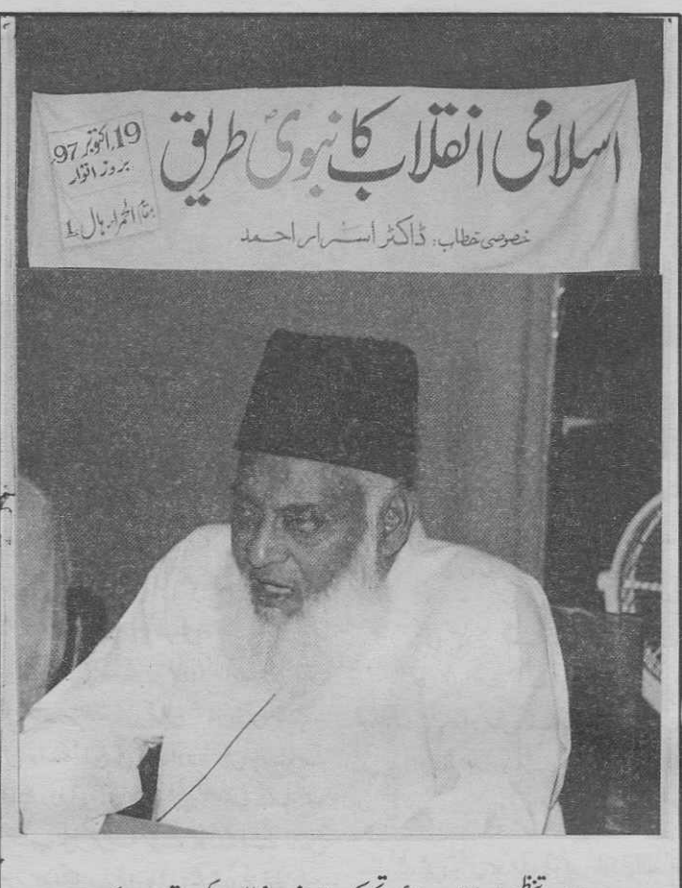

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت خطاب کرتے ہوئے

جلسہ عام کے مستفسرین : صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی، جناب قیوم نظامی، جناب عطاء الرحمٰن، جناب مصطفیٰ صادق، جناب منیرالدین چغتائی، جناب کے ایم اعظم، سٹیج سیکرٹری جناب عبدالرزاق اور جناب حسن نثار

اسلامی ریاست معرض وجود میں آئی تھی مگر اس وقت کسی طویل اور پیہم جدوجہد کے بغیر اچانک ہی حالات اس رخ پر ہو گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برپا کردہ انقلاب کو دشمنان اسلام نے بھی شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایم این رائے، ایچ جی ویلز اور مائیکل ہارٹ نے حضورؐ سے اپنے روایتی بغض اور مذہبی تعصب کے باوجود آپ کے انقلاب کی تعریف کرتے ہوئے اسے تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب قرار دیا۔ ایچ جی ویلز خطبہ حجتہ الوداع کے الفاظ نقل کرتے ہوئے اعتراف کرتا ہے کہ اگرچہ انسانی حریت، مساوات اور آزادی کے واعظ پہلے بھی کہے گئے ہیں مگر ان اصولوں کی بنیاد پر ایک معاشرہ پہلی مرتبہ صرف محمدؐ عربی نے قائم کر کے دکھایا۔ مہاتما گاندھی بھی خلفاء راشدین سے بہت متاثر تھا چنانچہ کانگریس کے وزراء کو اس نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کا اسوہ پیش نظر رکھنے کی نصیحت کی۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ دنیا کے دیگر انقلابات کم از کم تین نسلوں میں ظہور پذیر ہوئے۔ ایک نسل نے انقلاب کا نظریہ دیا جبکہ دوسری یا تیسری نسل نے اس کی بنیاد پر تحریک برپا کی۔ جبکہ آنحضورؐ کا انقلاب دنیا کا واحد انقلاب ہے جس میں ایک ہی life span میں انقلاب کے تمام مراحل طے کئے گئے چنانچہ سیرت النبویؐ وہ واحد ذریعہ ہے جو ایک ہمہ گیر اور جامع انقلاب برپا کرنے کے لئے ہماری کامل رہنمائی کر سکتا ہے۔ آج بھی اسی اسوہ نبویؐ کو اختیار کرنے سے اسلامی انقلاب برپا ہو گا۔ اس لئے کہ حضرت ابو بکرؓ کے ارشاد کے مطابق اس امت کے آخری حصے کی اصلاح نہیں ہو گی مگر اسی طریقے سے جس سے پہلے حصہ کی اصلاح ہو گی تھی۔ داعی تحریک خلافت نے اسلام کے غلبہ ثانی کے حوالے سے حضورؐ کی پیشین گوئیوں اور بشارتوں کی روشنی میں فرمایا کہ اب دنیا میں اسلام کا غلبہ "عالمی" ہو گا چنانچہ دشمنان اسلام کو جان لینا چاہئے کہ ؎

ناز اتنا نہ کریں ہم کو ستانے والے
اور بھی دور فلک ہیں ابھی آنے والے

"مجددین امت" کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ پہلے ہزار سال تک تمام مجددین امت عالم عرب میں پیدا ہوئے جبکہ دوسرے ہزار سال یعنی الف ثانی کے بعد شیخ مجددؒ سے مجددین امت کا سلسلہ برعظیم پاک و ہند کے خطے میں منتقل ہو گیا۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ، علامہ اقبال، مولانا ابوالکلام، اسیر مالٹا شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا الیاسؒ اور مولانا مودودی جیسی عظیم شخصیات اسی خطہ سے نمودار ہوئیں۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ اور تبلیغی جماعت کے اثرات اور تحریک اسلامی کا لٹریچر آج پوری دنیا میں پھیل چکا ہے۔

مراحل انقلاب کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حقیقی انقلابی نظریہ ایسا ہونا چاہئے کہ وہ رائج الوقت نظام کی بنیادوں پر تیشہ بن کر گرے اور نظام باطل کے علمبردار یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں کہ ؎

نظام کہنہ کے پاسبانو!
یہ معرض انقلاب میں ہے

انقلابی نظریہ یا تو بالکل نیا ہو بصورت دیگر عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کی تعبیر جدید کرنا ہو گی۔ جو لوگ اس انقلابی نظریے کو قبول کر لیں انہیں Organise کر کے ایک نظم کی لڑی میں پرو دیا جائے۔ اس انقلابی جماعت کا نظم و ڈسپلن فوجی طرز کا ہو گا یعنی "سنو اور مانو"۔ اسی طرح انقلابی پارٹی کے "کیڈرز" بھی بالکل نئے ہونے چاہئے جو انقلابی نظریئے سے وابستگی اور جدوجہد اور قربانی نسبت سے معین ہوں گے چنانچہ جو شخص جس قدر ایثار و قربانی کا مظاہرہ کرے گا، وہ اسی نسبت سے آگے آئے گا۔ ایسے لوگوں کو نظم کا خوگر اور ڈسپلن کا عادی بنانے کے لئے مسلسل تربیت کے مراحل سے گزارنا ہو گا ورنہ کچے پکے اور خام لوگ انقلابی جدوجہد میں فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بن جاتے ہیں۔ تربیت کا اہم ترین پہلو یہ ہو گا کہ کارکنوں کے قلوب و اذہان میں انقلاب کا نظریہ "Hamer" کیا جائے، ان میں ایثار و قربانی کا جذبہ بیدار کیا جائے اور انہیں نظم کا خوگر بنایا جائے بقول شاعر ؎

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو

انقلابی کارکنوں کو ابتدائی مراحل میں باطل نظام کے علمبرداروں کی طرف سے کیا جانے والا ہر قسم کا جبر و تشدد برداشت کرنا ہو گا، اس دوران خاموش اکثریت پر گہرے اثرات مرتب ہو جائیں گے"۔

"جو دلوں کو فتح کر لے، وہی فاتح زمانہ"

کے مصداق یہ انقلابی جدوجہد صبر محض سے آگے بڑھ کر اقدام کے مرحلے میں داخل ہو جائے گی۔ انقلابی قیادت اس مرحلے پر طے کرے گی کہ آخری مرحلے کے لئے درکار مطلوبہ تعداد اور کارکنوں کی تربیت اس حد تک ہو چکی ہے کہ نظام باطل کی دکھتی "رگ" کو چھیڑا جا سکے۔ چنانچہ اب مسلح تصادم کے مرحلے کا آغاز ہو گا۔ لیکن آج کے دور میں متعدد اسباب کی بنا پر یہ آخری مرحلہ "بلٹ" کی بجائے

> "ہماری جانب سے بار بار توجہ دلانے پر میاں نواز شریف نے قرآن و سنت کی بالادستی کے لئے راجہ ظفر الحق کو آئینی ترامیم تیار کرنے کا دو مرتبہ حکم دیا مگر اس حوالے سے تمام امیدیں نقش بر آب ثابت ہوتی نظر آ رہی ہیں"۔

پر امن و منظم اور غیر مسلح و یک طرفہ جنگ پر مشتمل ہو گا جسے "غیر مسلح بغاوت" کا نام بھی دیا جا سکتا ہے۔ اسی کی ایک مثال ایرانی انقلاب نے دنیا کے سامنے پیش کر دی ہے۔ اندرون ملک کامیابی کے بعد انقلاب کو "Export" کرنے کا مرحلہ آتا ہے۔ چنانچہ حقیقی اور واقعی انقلاب کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی جغرافیائی حدود کا پابند نہیں رہتا بلکہ باہر کی دنیا کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

انہی مراحل انقلاب کو سیرت کے آئینے میں بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ اسلام کے انقلابی نظریہ کی حیثیت نظریہ توحید کو حاصل ہے، جس کے نتیجے میں سیاسی سطح پر انسانی حاکمیت کی بجائے حاکمیت الٰہیہ کا تصور اپنانا ہو گا۔ معاشی میدان میں نظریہ توحید کا تقاضا یہ ہو گا کہ ملکیت کی بجائے "امانت" کے تصور کو اختیار کیا جائے جبکہ تکریم انسانیت اور مساوات انسانی کی بنیاد پر معاشرتی نظام کی بنیادیں استوار کرنا ہوں گی۔ نظریہ توحید کو قبول کرنے والوں کو جماعتی نظم میں پرونے کے لئے "بیعت" کا نبوی طریق اختیار کرنا ہو گا۔ ماضی قریب کی تمام جہادی تحریکیں اور تزکیہ نفس کی کوششیں بیعت ہی کے نظام کو اختیار کر کے کی گئیں۔ تزکیہ نفس کا اصل ذریعہ قرآن حکیم ہے۔ تربیت کے ضمن میں شریعت میں معین کردہ حلال و حرام کے احکام پر عمل کرنے سے معاشرے کی جانب سے رد عمل کا اظہار ہو گا جس سے خود بخود تربیت ہوتی چلی جائے گی۔

امیر محترم نے فرمایا کہ رائج الوقت نظام میں جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ کبھی بھی تبدیلی گوارا نہیں کرے گا۔ لہٰذا پاکستان میں جاگیرداری نظام کا خاتمہ قربانیوں کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ پاکستان کی شکل میں اللہ کی سب سے بڑی امانت ہمارے پاس ہے جس کی تعمیر و تشکیل کے لئے ہمیں آزمایا اور پرکھا جا رہا ہے۔ امیر محترم کے مدلل و پر مغز خطاب کو جس صبر و سکون اور دلچسپی سے شرکاء جلسہ نے سنا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوم کا سنجیدہ اور باشعور طبقہ اب نعرے بازی اور "ہاؤ ہو" پر مشتمل دھوم دھڑکے کی بجائے قابل عمل اور ٹھوس فکر و نظر کا متلاشی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے اپنی "متاع زیست" یعنی قرآن کے انقلابی فکر کو عام کرنے میں اپنی زندگی کھپا دی ہے جس کے نتیجے میں اب انہیں بااعتماد اور جانثار ساتھی بھی مل گئے ہیں اور ان کا لگایا ہوا "باغ" بھی پروان چڑھ رہا ہے۔

قابل قدر مستفسرین پر مشتمل پینل نے امیر محترم سے کئی ایک سوال بھی کئے۔ جن کے امیر تنظیم اسلامی نے مختصر اور اطمینان بخش جوابات دیئے۔ آخر میں ڈاکٹر صاحب مدظلہ کی دعا پر تقریباً چار گھنٹے طویل دورانئے کا حامل یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مستفسرین کے سوالات اور داعی تحریک کے جوابات

☆ جناب مصطفیٰ صادق نے سوال کیا کہ جب ہمارے پاس قرآن و سنت موجود ہے تو پھر آپ کو اپنے استدلال کے لئے قائداعظم اور علامہ اقبال کے اقوال کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت ہے؟

○ جناب ڈاکٹر صاحب نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ جب بھی کوئی بات کی جاتی ہے تو زمان و مکان اور گردو پیش کے حالات کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ خود قرآن مجید میں عرب کے معروف دانا انسان لقمان حکیم کے نصائح کا تذکرہ موجود ہے۔ اقبال اور قائداعظم کے افکار کا حوالہ اسی اعتبار سے ہے ورنہ ہماری دعوت کا اصل مرکز و محور قرآن و سنت ہی ہیں۔

☆ جناب قیوم نظامی نے داعی تحریک کے خطاب کی تحسین کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے مذہبی تعصب سے پاک افکار و نظریات کو ملک کا سنجیدہ طبقہ بڑی اہمیت دیتا ہے۔ اس جامع خطاب پر میں آپ کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ آج جبکہ مسلمان کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں ان حالات میں ایک آئیڈیل قیادت کیسے سامنے آئے گی؟

○ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا جب کسی کام کے لئے ہدف اور اصول و مبادی طے کر لئے جائیں اور پھر پیش نظر کام کا آغاز بھی کر دیا جائے تو پھر قیادت بھی ابھر کر سامنے آ جاتی ہے۔

☆ نظامی صاحب نے تجویز کے انداز میں یہ بھی کہا کہ "نواز شریف صاحب آپ کو کسی علاقے کا خلیفہ بنا دیں تاکہ آپ وہاں اپنے نظریات کے مطابق اسلامی معاشرہ تشکیل دے سکیں۔"

○ نظامی صاحب کی اس "خوش کن" تجویز کے جواب میں امیر محترم نے فرمایا کہ آج پوری دنیا سمٹ کر ایک شہر یا ایک ملک کی صورت اختیار کر چکی ہے اس تناظر میں کوئی ایک گاؤں یا شہر یونٹ نہیں بنتا بلکہ انقلاب کے لئے ایک ملک ہی کم از کم یونٹ بنتا ہے لہٰذا ہمیں پورے ملک ہی کی سطح پر انقلاب برپا کرنا ہو گا۔

☆ صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی نے پوچھا کہ تنظیم اسلامی کے قیام سے پہلے آپ کے بیان کردہ فکر پر کوئی تحریک کیوں نہیں چلائی گئی اور اگر تحریک چلی ہے تو وہ کامیاب کیوں نہیں ہوئی؟

○ امیر محترم نے گیلانی صاحب کے اشکال کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا "یہ جو تیرہ سو سال کا عرصہ گزرا ہے اس میں ۱۰ صدیاں تو وہ ہیں جب دین اسلام کی عمارت ابھی پوری طرح زمین بوس نہیں ہوئی تھی، یہ شاندار عمارت جس کی چھٹی منزل یزید کی خلافت کے ذریعے منہدم ہوئی تھی لیکن بقیہ پانچ منزلیں اموی خلافت کے ایک بڑے عرصے تک محفوظ رہیں تا آنکہ یورپی استعمار کے نتیجے میں رواں صدی کے آغاز میں یہ مکمل طور پر گر گئی۔ چنانچہ نو آبادیاتی دور کے خاتمے کے لئے پہلے آزادی کی تحریکیں برپا ہوئیں جبکہ اب جا کر اس صدی میں احیائی تحریکوں کا آغاز ہوا ہے۔ انگریزی دور سے پہلے دین میں جس پہلو سے خرابی آتی اس کی اسی حوالے سے تجدید و اصلاح کر دی جاتی تھی۔

☆ جناب منیر الدین چغتائی نے گزشتہ نشست میں کیا گیا سوال ہی پھر دہرایا کہ غیر تعلیم یافتہ عوام پر حاکم دباؤ ڈال کر تبدیلی کے عمل میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں اس کا کیا علاج ہو گا؟

○ ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے فرمایا انقلاب ہمیشہ بالغ اور باشعور افراد کے ذریعے آتا ہے جبکہ انقلاب کے بعد بچوں کی تعلیم و تربیت پر باقاعدہ طریقے سے توجہ دی جاتی ہے۔

تبدیلی ٹیلی فون

دفتر انجمن خدام القرآن راولپنڈی / اسلام آباد کا ٹیلی فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ نیا ٹیلی فون نمبر درج ذیل ہے:

818946

خلافت کا نظام آیا ہی چاہتا ہے

حالات و واقعات بتا رہے ہیں کہ اسلامی انقلاب کے لئے اسٹیج تیار ہو رہا ہے

امیر حلقہ شرقی پنجاب جناب محمد اشرف وصی کا انٹرویو،
جو ہفت روزہ "فیملی میگزین" کی ۲۸ ستمبر تا ۴ اکتوبر ۹۷ء کی اشاعت میں شائع ہوا

☆ : تنظیم اسلامی کب اور کیوں بنائی گئی؟

○ : تنظیم اسلامی ۱۹۷۳ء میں معرض وجود میں آئی تھی۔ اس کی تشکیل کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ پاکستان میں صحیح اور خیشہ اسلامی انقلابی جماعت موجود نہ تھی۔ جماعت اسلامی شروع شروع میں اس مقصد کے لئے کام کرتی رہی مگر بعد ازاں جماعت نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا اور یہ انتخابی سیاست کی طرف آگئے جس کی وجہ سے وہ اپنا اصل مقصد بھول گئے۔ اسی خلاء کو پر کرنے کے لئے تنظیم اسلامی قائم کی گئی اگر جماعت اسلامی سیاست میں نہ آتی یا سیاست میں آنے کے باوجود اس مقصد سے نہ ہٹتی جس کے لئے اس کا قیام عمل میں آیا تھا تو تنظیم اسلامی بنانے کی ضرورت ہرگز پیش نہ آتی۔

تنظیم اسلامی بنانے کا ہمارا اصل مقصد خلاف راشدہ کے نظام کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکستان میں بھی نظام خلافت رائج کرنا ہے۔ حالات کو عمومی نظر سے دیکھنے والے آج یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان میں یہ ممکن نہیں ہے مگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ممکن ہی نہیں بلکہ عین ممکن ہے اور یہ ہو کر رہے گا۔ احادیث کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ مسند احمد میں ایک حدیث ہے آپ ؐ نے فرمایا کہ میری امت پر پانچ دور آئیں گے پہلا دور نبوت کا ہو گا دوسرا خلافت کا دور ہو گا تیسرا کٹکھنی ملوکیت۔ (جسے ہم بنوامیہ اور بنو عباس کا دور قرار دے سکتے ہیں) پھر جبری حکومتوں کا دور ہو گا۔ (یہ آج کل کی حکومتیں ہیں) پھر پانچواں دور نظام خلافت کا ہو گا اس کے بعد آپ نے سکوت فرمایا۔ اس کا مطلب ہے کہ نظام خلافت آنے کے بعد قیامت تک پھر کوئی اور نظام نہیں آئے گا۔ ہم دیکھ رہے کہ اب تک چار ادوار تو گزر گئے ہیں پانچواں دور آنا ہے اور آکر رہے گا ایک اور حدیث ہے جو مسلم اور بخاری میں درج ہے کہ اس زمین کے اوپر کوئی جگہ نہیں بچے گی جس پر اللہ کا دین آ کر نہ رہے گا۔ اسی طرح ایک اور حدیث ہے کہ اس دھرتی پر کوئی پکا مکان یا اونٹ کے بالوں سے بنا ہوا خیمہ بھی ایسا نہ رہے گا جہاں دین نہ پہنچے۔ ان احادیث پر ہمارا پختہ ایمان ہے کسر صرف اتنی ہے کہ دیکھیں نظام خلافت کس کے ہاتھوں آنا ہے۔ اس سلسلے میں ہم سب مل کر حصہ ڈالتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کس کے مقدر میں عزت لکھی ہے۔ حالات بدلتے زیادہ دیر نہیں لگتی' مکی اور مدنی دور میں کتنا فرق ہے لیکن حالات کس طرح پلٹے اور صرف ۲۳ برس مکمل انقلاب آگیا اور پوری دنیا میں اس کے اثرات پھیل گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس دور میں انقلاب اگر دو سے چھ نسلوں کی مدت میں بھی آجائے تو بہت بڑی بات ہے لیکن رسول کریم کی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت اب زیادہ دور نہیں ہے اور دنیا کے حالات میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ انقلاب کے لئے اسٹیج سیٹ ہو رہا ہے۔

☆ : تنظیم اسلامی کا دائرہ کار صرف پاکستان ہے یا پاکستان کے باہر بھی اس کا کوئی دائرہ اثر ہے؟

○ : تنظیم اسلامی ایک عالمی جماعت ہے۔ یہ پاکستان میں بھی قائم ہے اور بیرون پاکستان بھی اس کی شاخیں موجود ہیں۔

☆ : یہ بتائیں کہ تنظیم اسلامی نے آج تک کیا نمایاں کام کئے ہیں؟

○ : تنظیم اسلامی کو قائم ہوئے ۲۴ سال ہو گئے ہیں اس دوران ہم نے لوگوں میں یہ شعور اجاگر کیا ہے کہ اسلام واقعی ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ یہاں پر اسلام کو توحید' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ تک محدود کر دیا گیا اور رہبانیت کی طرف زیادہ زور دیا جانے لگا ہے اللہ تعالیٰ نے بعض جگہوں پر جہاد اور قتال کا بھی حکم دیا ہے اس صورت حال میں یہ احکامات صرف نظر ہوتے گئے حالانکہ اصل اسلام اس سے آگے ہے۔ ہم نے لوگوں میں عبادات کے ساتھ ساتھ رسومات' سماجیات' معاشیات اور سیاسیات غرض زندگی کے ہر پہلو پر مکمل عبور حاصل کرنے کو کہا ہے یہی اسلام کا حکم ہے۔

ہم ایسے باشعور لوگ تیار کر رہے ہیں جو مستقبل میں صحیح اسلامی انقلاب لا سکیں اور ماضی کی طرح ایسا نہ ہو کہ تحریک تو اسلامی انقلاب کے لئے چلے اور نتیجہ کے طور پر ملک میں مارشل لاء آجائے۔ ہم ایسے لوگوں کی جماعت بنا رہے ہیں جو نا صرف اسلامی انقلاب لا سکے بلکہ بعد میں اس کو برقرار بھی رکھ سکے کیونکہ کسی اعزاز کو حاصل کر کے اسے برقرار رکھنا زیادہ مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت کر دوں کہ ہمارا کام بظاہر بہت کم نظر آتا ہے مگر حقیقت میں یہ بہت بڑا کام ہے۔

☆ : اس بات میں شک نہیں کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کے باوجود آپ لوگ سیاست سے پیچھے ہٹتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

○ : ہمارا موقف یہ ہے کہ پاکستان میں انتخابی نظام بھی حلال ہے مگر ہمارے مسائل کا حل انتخابی سیاست میں نہیں ہے۔ انتخابی سیاست کے ذریعے ہمارے ہاں کبھی بھی اسلام نہیں آسکتا۔ یہاں اسلام جب بھی آئے گا انقلاب کے ذریعے ہی آئے گا۔ ہم انقلاب سے مراد خون خرابہ نہیں لیتے اگرچہ ہم اس کو بھی جائز سمجھتے ہیں مگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے تیار کردہ افراد کا گروہ عام لوگوں کے اذہان میں بھی اسلامی معلومات بھر دے' جس سے ملک میں یکسر واضح تبدیلی نظر آجائے گی جس طرح کہ گزشتہ سالوں کے دوران ایران میں انقلاب آیا ہے۔

☆ : لوگوں میں یہ شعور کس طرح آئے گا؟

○ : اس کے تین پہلو ہیں پہلے نمبر پر یہ کہ ہمارے تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہے اگر یہ شعور بیدار ہو جائے اور اس پر عمل بھی کیا جائے تو کوئی مسئلہ باقی ہی نہیں رہتا۔

دوسرے نمبر پر انہیں بتایا جائے کہ مسائل کا حل کس طرح کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ مسائل کے حل کے سلسلے میں اپنی جان بے شک چلی جائے مگر کسی اور کی جان نہیں لینی۔ مسلم لیگ کی موجودہ حکومت اس وقت لوگوں کے لئے آخری سہارا اور آس ہے۔ اگر لوگ ان سے بھی مایوس ہو گئے تو وہ یقیناً سڑکوں پر آجائیں گے۔ ایسی صورت میں ہونے والی خرابی بہت زیادہ ہو گی لیکن ہمارے تیار کردہ لوگ پرامن طریقے سے انقلاب لا سکتے ہیں۔ یہ انقلاب ڈاکٹر اسرار احمد لا سکتے ہیں کیونکہ ان کا کردار موجودہ سیاستدانوں کے مقابلے میں بالکل بے داغ ہے ان کی فکر درست ہے اور پھر انقلاب کے لئے ان کا طریقہ کار بھی بالکل مناسب ہے انقلاب کے لئے مناسب طریقہ اور طرز عمل صرف اور صرف وہی ہے جو اللہ اور رسول ؐ نے

ہمیں بتایا ہے ورنہ ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ جو کام کر رہا ہے درست ہے جبکہ دوسرے لوگ غلط کر رہے ہیں۔

تیسرے نمبر پر قرآن و سنت کی تعلیمات عام کر دی جائیں انہیں دین کے قریب لایا جائے اور لوگوں میں یہ شعور بیدار کر دیا جائے کہ ان کے مسائل کا حل صرف اور صرف اسی میں ہے لوگوں کے اس گروپ میں سے جو زیادہ مخلص ہوں ان میں دین اسلام اور وطن سے محبت بدرجہ اتم موجود ہو' انہیں مزید پالش کر کے ایک جماعت بنائی جائے اور پھر ان کی باقاعدہ تربیت کی جائے تاکہ انقلاب آنے کے بعد وہ مملکت کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہوں۔ یہی لوگ مزید ہم خیال لوگ بنائیں گے اور انقلاب کے لئے راستہ ہموار کریں گے۔

☆ : گزشتہ دنوں ایک خبر تھی کہ تنظیم اسلامی اور جماعت اسلامی مل جائیں گی اس میں کہاں تک صداقت ہے؟

○ : ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ایک تجویز ہے کہ جماعت اسلامی' تحریک اسلامی اور تنظیم اسلامی کی ایک فیڈریشن بنائی جائے یہ تینوں تنظیمیں ایک ہی فکر کو لے کر آگے چل رہی ہیں اور ایک ہی مقصد کے لئے کوشاں ہیں' ان کے طریقہ کار میں یقیناً فرق ہے۔ اسلامی انقلاب کے لئے دعوت کا کام تینوں جماعتیں مل کر بھرپور طور پر کریں جب لوگوں میں اتنا شعور آ جائے کہ وہ سمجھ لیں کہ ووٹ سے انقلاب آ جائے گا تو پھر جماعت اسلامی یا دوسری جماعتیں بے شک الیکشن لڑیں ہم پھر بھی الیکشن میں حصہ نہیں لیں گے مگر ان کی حمایت کریں گے۔ یہ فیڈریشن انقلاب کی دعوت دینے تک ہے ہمیں معلوم ہے کہ انقلاب ووٹ کے ذریعے نہیں آئے گا فیڈریشن بنانے کے لئے ہم نے ایک تجویز دی تھی کہ اس کی ایک الگ سے مجلس شوریٰ بنائی جائے جس میں پچاس فیصد اراکین تحریک اسلامی اور تنظیم اسلامی سے لے لیں وہ جس کو چاہیں امیر بنا لیں یہ مجلس شوریٰ اگر دو تہائی کی تعداد میں یہ فیصلہ کرے کہ الیکشن میں حصہ لینا چاہئے تو ہم ہر ممکن طریقے سے انہیں مدد دیں گے لیکن تنظیم اسلامی کے لوگ پھر بھی الیکشن میں حصہ نہیں لیں گے۔ اس تجویز پر دعوت اسلامی اور تنظیم اسلامی تو قریب آ گئی ہیں مگر جماعت اسلامی کی طرف سے کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں ملا۔ اس سب کے باوجود ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں بھی ایک نرم گوشہ پیدا ہو رہا ہے جو اس انداز میں سوچ رہا ہے کہ جیسے کہ ہم سوچتے ہیں جماعت اسلامی کے ساتھ ساتھ ہم نے ڈاکٹر طاہر القادری' دعوہ الاشاد اور دیگر مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کو بھی اپنے پلیٹ فارم پر بلوایا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرانے کے لئے ضروری ہے کہ اہل تشیع کو بھی ساتھ لے کر چلا جائے اسی لئے ہم نے انہیں بھی اپنے پلیٹ فارم پر دعوت دی۔

اہل تشیع کو ہم نے تجویز دی ہے کہ وہ اپنا یہ مطالبہ چھوڑ دیں کہ ملک میں فقہ جعفریہ نافذ کی جائے کیونکہ دنیا بھر میں کہیں بھی ایسا نہیں ہے ملک میں اکثریت چونکہ سنی افراد کی ہے اس لئے قوانین بھی سنیوں کے ہی ہوں گے پرسنل لاز کے حوالے سے انہیں اب بھی سہولت ہے اور آئندہ بھی یہ سہولت حاصل رہے گی کہ وہ اس پر آزادانہ عمل درآمد کر سکیں۔ ایران جہاں کہ اہل تشیع کی اکثریت ہے وہاں لا آف دی لینڈ فقہ جعفریہ ہے جبکہ سنی افراد اپنے پرسنل لاز پر عمل کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔ پاکستان میں اگر یہ طریقہ کار اختیار کر لیا جائے تو اسلامی نظام لانے کے لئے تمام جماعتیں یکسوئی سے کام کر سکیں گی۔

☆ : آج کل مذہبی جماعتوں میں تضادات ہیں اور جو قتل و غارت ہو رہی ہے اس کا مستقل حل کیا ہے؟

○ : اس وقت دو مذہبی جماعتیں ایسی ہیں جن پر قتل و غارت گری کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں ان میں سے ایک سپاہ محمد ہے اور دوسری سپاہ صحابہ گران کے

تا ابد ثبت ہے ہر نقش کف پا تیرا

شبیر بخاری

شش جہت ناشر توحید ہے کعبہ تیرا عظمت دین مبین گنبد خضرا تیرا
علم سے جوہر تخلیق نمو پاتا ہے ہر نئے دور کا آغاز ہے اقراء تیرا
دشت ظلمت میں نظر آیا کراں تابہ کراں ہر اندھیرے کے تعاقب میں اجالا تیرا
ہر بصارت پہ بصیرت کے جہاں کھلتے ہیں حرف الہام ہے یوں معرفت افزا تیرا
تیرا ہر قول تیری عظمت سیرت پہ دلیل تا ابد ثبت ہے ہر نقش کف پا تیرا
اک بشارت نئی معراج کی امت کو ملے راستہ دیکھتی ہے ہر شب اسرا تیرا
اک نئی صبح درخشاں افق جاں سے ابھار اے کہ ہر تار رگ جاں میں ہے جلوا تیرا
الخلافت علیٰ منہاج نبوت کا حصول فرد ملت سے ہے ہر آن تقاضا تیرا

"مور بے مایہ کو ہمدوش سلیماں کر دے
مشکلیں امت مرحوم کی آساں کر دے"

(۲)

منزلیں جس میں سمٹ آئیں وہ رستہ دے دے اک نئی زیست کا امکاں مرے مولا دے دے
وادی شوق میں کھوئی گئی پہچاں مری بھیڑ میں کھویا گیا مجھ سے مرا چہرا دے دے
وقت نے دی جنہیں دستار قیادت تو انہیں آدمیت کی حفاظت کا سلیقہ دے دے
گر مقدر میں ملی ہیں انہیں بے حس لاشیں قائدوں کو مرے اعجاز مسیحا دے دے
کوئی مشکل نہیں برسے جو ترا ابر کرم جس کو قطرے کی طلب ہے اسے دریا دے دے
اس نئی نسل کو اسلام کا ایقان ملے اس کے ہر فرد کو فردوس تمنا دے دے

"مشکلیں امت مرحوم کی آساں کر دے
یعنی ہم دیر نشینوں کو مسلماں کر دے"

آڑ میں فائدہ اٹھا رہا ہے کہ ان کو اپنے مقاصد میں بہر حال پیچھے تین محرک ہیں۔ ان میں سے پہلے دو نمبر پر ایران اور سعودی عرب ہیں جبکہ تیسرے نمبر پر "را" ہے دراصل سپاہ محمد اور سپاہ صحابہؓ کے درمیان پائے جانے والے معمولی خلفشار سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایران اور سعودی عرب یہاں پر پراکسی وار لڑ رہے ہیں اور "را" ان سب کی

یہ خوش آئند بات ہے کہ ایران اور سعودی عرب اب خاصے نزدیک آگئے ہیں اور حالات بہتر ہونا شروع ہو گئے ہیں ہم نے دونوں متحارب جماعتوں کو قریب لانے کی پوری کوشش کی جس کی پاداش میں تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار کو بہت سے دھمکی آمیز خطوط اور فون موصول ہوئے کہ وہ اس کام کو چھوڑ دیں مگر انہوں نے جواب دیا کہ یہ میرا مشن ہے اور اس کو ضرور مکمل کروں گا کیونکہ پاکستان کی بقاء اسی میں ہے کہ ہمارے آپس کے خلفشار ختم ہو جائیں۔

قرآن آڈیٹوریم میں گزشتہ دنوں ایک فورم منعقد کیا گیا جس میں سپاہ محمد اور دیگر جماعتوں کے ساتھ ساتھ ایران کے نمائندوں کو بھی دعوت دی تھی وہ لوگوں کو بتائیں کہ وہاں کے قوانین کس طرح کے ہیں اور بعد میں وہی بات طے ہوئی جو پہلے کہی گئی ہے۔ یعنی کہ پورے پاکستان میں سنی فقہ ہونا چاہئے اور شیعہ لوگ اپنے پرسنل معاملات فقہ جعفریہ کے مطابق طے کر سکتے ہیں۔ سپاہ محمد کے سالار اعلیٰ اور دیگر اکابرین نے اس پر اتفاق کیا مگر جب وہ اپنے لوگوں میں گئے تو اس پر کاربند نہ رہ سکے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ تو وہ بہتر بتا سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس تجویز پر عمل کرلیا جائے تو یہ قتل و غارت کم ہو سکتی ہے۔ ○○

اطلاعات و اعلانات

تنظیم اسلامی اسرہ ایبٹ آباد کے رفیق جناب محمد حفیظ کی والدہ محترمہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام رفقاء تنظیم سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین ثم آمین

○ ○ ○

تنظیم اسلامی اسلام آباد کے رفیق نیاز محمد خان کے بھائی قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ تمام رفقاء سے ان کے لئے مغفرت اور درجات عالیہ کے لئے دعا کی اپیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نیاز محمد خان اور دیگر اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے، آمین ثم آمین۔

نقطہ نظر

نواز شریف حکومت کی مخالفت کیوں؟

سردار اعوان

نواز شریف حکومت کے خلاف جو باتیں کثرت کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں ان میں سرفہرست یہ بات ہے کہ :

محمد نواز شریف اہم حکومتی اداروں، مثلاً عدلیہ وغیرہ کو کمزور کر کے چاہتے ہیں کہ تمام اختیارات خود سنبھال لیں اور "سول ڈکٹیٹر" بن جائیں نیز یہ کہ ان کی حکومت کی اب تک کی کارکردگی اگر بالکل مایوس کن نہیں تو قابل رشک بھی نہیں —— یعنی ایک طرف ہم یہ چاہتے ہیں کہ حکومت ملک کو درپیش مسائل جن میں معیشت کا دیوالیہ اور امن عامہ کا فقدان جیسے سنگین مسائل شامل ہیں جلد از جلد حل کر دے اور دوسری طرف موجودہ حکومت کو اختیارات بھی نہیں دینا چاہتے بلکہ ہماری خواہش اور تمنا تو یہ نظر آتی ہے کہ عام انتخابات میں ان کو بفرض محال اگر کوئی مینڈیٹ ملا بھی ہے تو ان کے خلاف جارحانہ بیانات دے کر اور تحریکیں چلانے کی دھمکی دے کر اس کے غبارے میں سے ہوا جلد نکل جائے "گویا جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی کو کاٹنے کے درپے ہیں۔ جو جماعتیں اور اشخاص اس "جدوجہد" میں پیش پیش ہیں نہ صرف یہ کہ اب تک کی ان کی اپنی کارکردگی صفر ہے بلکہ ان مسائل کا کوئی عملی حل پیش کرنے سے بھی وہ قاصر نظر آتے ہیں جو ملک و قوم کو درپیش ہیں۔ چنانچہ ان میں سے شاید ہی کوئی جماعت یا شخص ہو جو واضح طور پر یہ بتا سکے کہ موجودہ حالات میں ملک سے کرپشن اور دہشت گردی ختم کرنے کا کون سا یقینی ذریعہ ہے یا اگر انہیں اقتدار حاصل ہو جائے تو وہ کتنے عرصے میں یہ مسائل حل کر دیں گے۔ میرے نزدیک ایسی جماعتوں اور اشخاص کا کردار بی جمالو کے کردار سے زیادہ مختلف دکھائی نہیں دیتا۔

اس ضمن میں اس کے باوجود کہ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا اپنا گزر کبھی بھی اقتدار کے کوچے سے نہیں ہوا، ان کا یہ اندازہ صد فیصد درست دکھائی دیتا ہے کہ حکومت میں جا کر چودہ طبق روشن ہو جاتے ہیں، تو جو جماعتیں یا اشخاص عرصہ دراز سے اس کوچے میں سرگرداں ہیں ان کو کیوں یہ سب کچھ نظر نہیں آتا۔ سوال یہ ہے کہ وہ حکومتی ادارے ہیں کہاں جنہیں کمزور کرنے کا نواز شریف صاحب کو مورد الزام ٹھہرایا جا رہا ہے؟۔ اور کیا صحت مند بنیادوں پر ان اداروں کو قائم نہ کرنے میں نواز شریف صاحب کا ہاتھ تھا یا انہیں کمزور کرنے کی پہلی بار کوشش ہو رہی ہے۔ ایک طرف تو ہم دن رات یہ رونا روتے ہیں کہ پاکستان کو انگریز سے ورثہ میں ملنے والی سول اور ملٹری بیوروکریسی نے لوٹ کھایا ہے اور دوسری طرف یہ بھی چاہتے ہیں کہ اس بیوروکریسی پر مشتمل اداروں کو کہیں کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیا ہم بحیثیت مجموعی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکے ہیں؟

یہ کہنا صحیح ہے کہ فوج اور عدلیہ دو ہی ایسے ادارے رہ گئے ہیں جن کی اپنی کوئی طاقت اور حیثیت ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ یہ ادارے بہت حد تک "عوامی" مداخلت سے پاک رہے ہیں اور ان اداروں کے سربراہ مکمل اختیارات سے لیس ہوتے ہیں لیکن عوامی نمائندوں کو کنٹرول کر کے وزارت عظمٰی کے منصب کو بااختیار بنانا ہمیں اچھا نہیں لگتا، حالانکہ اسلام میں انتظامیہ کا سربراہ ہی سب سے زیادہ بااختیار سمجھا جاتا ہے لہٰذا نواز شریف صاحب اگر صحیح معنوں میں ایک بااختیار سربراہ کی حیثیت سے حکومت کرنا چاہتے ہیں تو راقم کی رائے میں یہ قطعاً کوئی قابل مذمت بات نہیں بلکہ ہمیں شکر کرنا چاہئے کہ پاکستان کو پہلی مرتبہ صحیح معنوں میں ایک بااختیار وزیر اعظم مل رہا ہے اور کم از کم وہ "جمہوری تماشہ" بند ہوا ہے جو یہاں کا معمول بن چکا تھا۔

بعض حضرات کو احتساب کے بارے میں اعتراض ہے کہ ۱۹۸۵ء سے کیوں شروع نہیں کیا گیا اور نواز شریف کا پچھلا دور حکومت اس میں کیوں شامل نہیں۔ سادہ سی بات ہے کہ نواز شریف صاحب بے نظیر حکومت کے دور میں احتساب کے مراحل سے گزر کر اقتدار میں آئے ہیں لہٰذا ان سے یہ مطالبہ کرنا بے جا ہو گا کہ پیپلز پارٹی جو کرپشن کی علامت بن چکی تھی کو چھوڑ کر پہلے اپنا احتساب کریں۔ جہاں تک احتساب کو موثر اور نتیجہ خیز بنانے کا تعلق ہے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ اس جانب کچھ پیش رفت دیکھنے میں آ رہی ہے، اگرچہ یہ پیش رفت تاحال بہت ہی ادنیٰ درجے کی ہے لیکن اس میں کیڑے نکالنے کی بجائے ہمیں حکومت پر دباؤ ڈالنا چاہئے کہ تمام وسائل بروئے کار لا کر اس عمل کو جلد منطقی انجام تک پہنچائے۔

ایک اہم مسئلہ اس وقت ڈاؤن سائزنگ کا ہے جس پر بہت شور ہو رہا ہے اور بعض جماعتیں اور افراد اس مسئلے کو لے کر اپنی دکان چمکانے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ ہر شخص جانتا ہے تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں میں ضرورت سے کہیں زیادہ افراد جمع ہیں جنہیں محض اقرباء پروری اور سیاسی رشوت کے طور پر یہ ملازمتیں دی گئی ہیں۔ اس طرح سے ناجائز طور پر ملازمتیں حاصل کرنے والوں کو سرکاری ملازم قرار دینا تو ویسے بھی ظلم ہے۔ کیونکہ یہ آتے ہی لوٹ مار کے لئے ہیں، ملازمت کرنا تو ان کے پیش نظر ہوتا ہی نہیں۔ بجائے اس کے کہ قوم کو اس بے جا بوجھ سے نجات دلانے کی بات کی جائے الٹا ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ غربت اور افلاس پوری قوم کا مسئلہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ روزگار کے ذرائع پیدا کرے اور اپنے آدمیوں کو نوازنے کی بجائے میرٹ پر لوگوں کو روزگار فراہم کرے۔

کاروان خلافت منزل بہ منزل

امیر محترم کی تنظیم نفاذ شریعت محمدی کے قائد صوفی محمد صاحب سے کمبڑ میں ملاقات

امیر محترم کے حالیہ دورۂ سرحد میں ایک خطاب عام بعد نماز جمعہ تیمرگرہ میں ۱۰/ اکتوبر کو طے تھا جبکہ دوسرا خطاب پشاور شہر کے نشترہال میں ۱۱/ اکتوبر کو طے کیا گیا۔ امیر محترم ۹ ستمبر کو پشاور تشریف لائے اور مختصر آرام کے بعد تیمرگرہ کے لئے عازم سفر ہو گئے۔ امیر محترم کے ہمراہ راقم کے علاوہ حاجی خدا بخش' حافظ روح الامین اور طاہر شاہ تھے۔ تیمرگرہ میں امیر محترم کا قیام محمد فہیم صاحب نقیب اسرہ تیمرگرہ کی رہائش گاہ میں تھا۔ امیر محترم ہمیشہ اس بات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں کہ جس علاقے کا دورہ کیا جائے وہاں کے تحریکی اور دینی راہنماؤں سے ملاقات ہو۔ اسی سلسلہ کی ایک ملاقات صوفی محمد صاحب سے بھی ہوئی۔ اسرہ تیمرگرہ کے رفقاء نے صوفی محمد صاحب کو امیر محترم کے خطاب جمعہ کے لئے دعوت بھی دی۔ ۱۰/ اکتوبر کو جمعہ کے بعد خطاب ہوا۔ سوال و جواب کی نشست سے فراغت کے بعد راقم کو امیر محترم نے صوفی صاحب سے رابطہ کے لئے کہا۔ ان سے فون پر رابطہ نہ ہو سکا البتہ اتنا معلوم ہو گیا کہ صوفی صاحب کمبڑ (میدان) میں ہی ہیں۔ نماز فجر کے بعد کمبڑ کے لئے روانہ ہوئے۔ کمبڑ اور لال قلعہ جو کہ نفاذ شریعت محمدی کی تحریک میں عالمی سطح پر مشہور ہو گئے تھے' دو چھوٹے چھوٹے جڑواں گاؤں میں علاقہ "میدان" ہے جو تحصیل بھی ہے۔ ۴۵ منٹ کی پر پیچ پہاڑی سڑک کا سفر طے کر کے کمبڑ آمد ہوئی۔ صوفی صاحب گھر پر ہی تھے۔ جب ان کو اطلاع دی گئی کہ ڈاکٹر اسرار احمد تشریف لائے ہیں تو وہ بلا تامل فوراً باہر تشریف لے آئے۔ صوفی صاحب کے گھر سے ملحق مدرسہ آجکل پولیس کے کنٹرول میں ہے کہ اس پر دو فریقین کے مابین تنازعہ کھڑا ہو گیا لہٰذا ملاقات کے لئے تحریک نفاذ شریعت محمدی کے دفتر جانا تھا۔ پہاڑی علاقہ میں چونکہ ہموار سطح کم ہی ہوتی ہے یا تو چڑھائی ہوتی ہے یا پھر ڈھلوان۔ نفاذ شریعت کا رابطہ دفتر ذرا چڑھائی پر واقع تھا اس لئے وہاں بھی امیر محترم کے گھٹنوں کی تکلیف کی وجہ سے جانا مشکل تھا' لہٰذا رابطہ دفتر کے قریب ایک چوپال ہی میں فوری طور چند گھریلو دریاں بچھا کر باہمی ملاقات کا اہتمام کیا گیا اور تمام افراد نے فرشی نشست پر بیٹھ کر گفتگو کی۔ خیریت اور نیک خواہشات کے اظہار کے بعد امیر محترم نے گفتگو کا آغاز تحریک نفاذ شریعت محمدی میں رکن سازی کے متعلق صوفی صاحب سے ایک سوال پر کیا۔ صوفی صاحب اردو سمجھ لیتے ہیں مگر بول نہیں سکتے۔ پہلے تو ترجمانی کے فرائض ان کے ایک رفیق کار نے ادا کئے مگر پھر راقم نے اس ذمہ داری کو ادا کیا۔ صوفی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پیش نظر کوئی لمبی چوڑی جماعت بنانا نہیں ہے ہم عوام کو جو چاہے فاسق ہوں یا فاجر' کافرانہ نظام و قانون کے خلاف کھڑا کرنا ہے۔ موصوف نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے یہ بھی بتایا کہ کافر کے خلاف ہم اپنے ہم خیال کافروں کو بھی اپنی مدد کے لئے شامل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہم نے ممبر سازی شروع کی ہے فارم رکنیت بھی تیار کیا ہے جس کو فی الحال چھاپہ نہیں ہے۔ صوفی صاحب نے فرمایا کہ یہ صرف وہ لوگ ہیں جن پر مجھ کو مکمل اعتماد ہے یہ صرف ۲۹ یا ۳۰ حضرات آغاز تحریک سے ان کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ہم نے تنظیم سازی کے لئے شرائط طے کی ہیں کہ وہ مکمل شریعت جس میں ستر و حجاب اور وراثت کے اسلامی قانون کی مکمل پابندی کا عہد بھی شامل ہے' عمل پیرا ہوں۔ بعد میں ان کو تنظیم میں شامل کرتے ہیں۔ گزشتہ ۸' ۹ سالوں میں ہم کو صرف ۲۹/ ۳۰ حضرات میسر آئے ہیں۔

امیر محترم نے ان کو بتایا کہ یہ بھی ایک قسم کی بیعت ہی ہے چاہے آپ اس کو بیعت کا نام نہ دیں۔ صوفی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ تنظیم اور تربیت کے مراحل تمام عوام کے لئے نہیں ہیں ورنہ اس میں بہت وقت لگ جائے گا۔ امیر محترم نے ان پر واضح کیا کہ اس کے بغیر ایک تحریک چلانا مشکل ہوگا' کوئی ہدف رکھ کر کام کریں۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے ان کو ۲۹ افراد کے حوالے سے مشورہ دیا کہ ۲۹۰۰ افراد بن کر کام کو آگے بڑھائیں۔ امیر محترم نے یہ بھی معلوم کیا کہ تربیت کے سلسلہ میں آپ کیا کر رہے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ انفرادی سطح پر عقیدہ اور نیک اعمال پر زور دیا جاتا ہے اور اجتماعی سطح پر امن' برات اور لسانی جہاد کی تربیت دی جاتی ہے۔

امیر محترم نے ان سے تنظیم میں نظم کے حوالے سے کہا کہ اس کے لئے ایک مضبوط جماعت درکار ہے جو کہ سمع و طاعت کی خوگر ہو۔ صوفی صاحب نے اس بات کا اعتراف کیا اور سابقہ تحریک کی ناکامی کو نظم اور شریعت پر عمل میں کمی پر محمول کیا۔ صوفی نے فرمایا کہ ہم اپنے کارکنوں کی اب جو تربیت کر رہے ہیں اس میں ان امور پر بھی توجہ دے رہے ہیں۔ مثال کے طور پر فرمایا کہ سوات کے امیر کو کمشنر نے طلب کیا تھا تو اس نے پہلے صوفی صاحب سے اجازت چاہی یہ اچھے نظم کی علامت ہے۔

امیر محترم نے ان سے سوال کرتے ہوئے واضح کیا کہ صرف ملاکنڈ کو ہدف نہ بنائیں تو صوفی صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اپنی تحریک کا دائرہ مردان تک پھیلا دیا ہے۔ امیر محترم نے اس پر اپنی جانب سے خوشی کا اظہار کیا۔ امیر محترم نے صوفی صاحب کو دعوت دی کہ وہ لاہور تشریف لائیں۔ صوفی صاحب نے فرمایا کہ تقریباً روزانہ ہی ان کا دعوتی و تربیتی دورہ ہوتا ہے لہٰذا سردست انہوں نے لاہور آنے سے معذروی ظاہر کی۔

علاوہ ازیں امیر محترم نے ان کی رائے مختلف دینی تنظیموں کے طریقہ کار کے بارے میں معلوم کرنی چاہی تو اس پر انہوں نے انتخابات کے راستے کی کھلم کھلا مخالفت کی البتہ دیگر جماعتوں کے متعلق کوئی واضح اور حتمی رائے دینے سے گریز کیا۔ یہ نشست ایک نہایت سادہ ماحول میں ہوئی۔ ملاقات کے اختتام پر صوفی صاحب نے بلاتکلف چائے حاضر کرنے کی اجازت چاہی جس سے امیر محترم نے شکریہ کے ساتھ معذرت کی۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے پشتو زبان میں اسلام کی سربلندی' شریعت کے نفاذ اور مسلمانوں کی بہتری کے لئے دعا کی۔ صوفی محمد صاحب نے امیر محترم کا بہت ہی خلوص سے شکریہ ادا کیا کہ اس معذوری کی حالت میں بھی وہ ان سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ امیر محترم نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا۔ صوفی صاحب نے راقم سے پشاور کے ساتھیوں میں سے محترم وارث خان کا نام لے کر ان کی خیریت دریافت کی۔ ۴۵ منٹ کی یہ ملاقات بہت ہی فائدہ مند رہی۔ اس کے بعد ہم واپس تیمرگرہ سے ہوتے ہوئے پشاور کے لئے عازم سفر ہوئے۔ اس ملاقات میں ڈاکٹر عبدالخالق نائب امیر' رشید عمر امیر حلقہ پنجاب غربی' راقم' سعید اللہ خان اور حاجی خدا بخش شامل تھے۔

(مرتب: میجر فتح محمد' امیر حلقہ سرحد)

تنظیم اسلامی کراچی ضلع جنوبی کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی کراچی ضلع جنوبی کا ماہانہ ایک روزہ تربیتی پروگرام قرآن اکیڈمی کراچی میں ۲۰/ ستمبر رات ۱۰ بجے سے ۲۱/ ستمبر ظہر تک منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل رفقاء نے پروگرام میں شرکت کی۔ عبدالرحمٰن صاحب ہنگورہ' عبدالقادر انصاری' محمد اسلم صاحب' سیف اللہ پراچہ' سعید احمد اور راقم (واحد علی)۔ رات ۱۰ بجے رفقاء کو سونے اور بیٹھنے کے آداب معارف الحدیث سے پڑھ کر سنائے گئے۔ اس کے بعد رفقاء کو قیام اللیل کے لئے بیدار کیا گیا۔ رفقاء انفرادی نوافل اور ذکر و اذکار میں مشغول رہے۔ نماز فجر کے بعد عبدالرحمٰن ہنگورہ نے سورہ منافقون کا درس دیا' تقریباً ۲۰ اصحاب نے درس میں شرکت کی بعد ازاں ناشتہ و دیگر ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے امیر محترم کی امریکہ میں کی گئی تقریر "نجات کی راہ" ویڈیو پر دیکھی۔ اس پروگرام میں مزید دو رفقاء محمد عثمان اور فیصل سعید بھی شریک ہوئے' بعد ازاں سیف اللہ پراچہ نے

کائنات کی وسعتوں پر گفتگو کی۔ اس کے بعد تبلیغی جماعت اور اسلام کی انقلابی دعوت پر مذاکرہ ہوا۔ محمد عثمان صاحب نے قرآن، بائبل اور سائنس پر گفتگو کی۔

(مرتب : واحد علی رضوی)

امیر محترم کا دورہ حلقہ پنجاب شمالی

(۸ تا ۹/ اکتوبر ۹۷ء)

حلقہ پنجاب شمالی کو یہ "Previlege" حاصل ہے کہ امیر محترم پشاور یا آزاد کشمیر جاتے ہوئے عموماً تھوڑی دیر کے لئے اسلام آباد ٹھہرتے ہیں۔ اس مرتبہ امیر محترم کی اہلیہ بھی ہمراہ تھیں، جس سے فائدہ اٹھا کر ہم نے خواتین کا اجتماع اور الگ سے رفقاء کا اجتماع بھی رکھ لیا۔ ۸ ستمبر کو دونوں پروگراموں کے لئے چار بجے شام کا وقت طے کیا گیا۔ اجتماع خواتین فیری لینڈ سکول کے وسیع و عریض لان میں کیا جبکہ رفقاء کے اجتماع کا انتظام جوہر آباد میں کیا گیا۔

امیر محترم اور ڈاکٹر عبدالخالق، جناب ظفرالامین کے گھر تقریباً سوا بارہ بجے پہنچ گئے۔ اسی وقت محمد طفیل اور ظفر اقبال کے ہمراہ ڈاکٹر گوندل ملاقات کے لئے آ گئے۔ ماہنامہ "مارگلہ ٹائمز" کے ایڈیٹر غلام مرتضیٰ مغل امیر محترم سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چار بجے طے شدہ پروگراموں میں شرکت کے لئے امیر محترم مع اہلیہ محترمہ اگلی منزل کی طرف رواں دواں ہو گئے لیکن ملکہ الزبتھ دوئم کی آمد کی وجہ سے سڑکیں ٹریفک کے لئے جگہ جگہ سے بند تھیں، جس کی وجہ سے پروگرام قدرے تاخیر سے شروع ہو سکے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ احادیث نبویہ کی روشنی میں مجھے مالاکنڈ ڈویژن سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہوئی محسوس ہو رہی ہے لہٰذا میں حلقہ سرحد کی کسی دعوت کو رد نہیں کر سکتا اور اب بھی میں تیمر گرہ کے احباب کی دعوت پر وہاں جا رہا ہوں۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا، جو نماز مغرب تک جاری رہا۔ بعد نماز مغرب چائے اور بیعت کا مرحلہ طے ہوا۔ اس موقع پر ۱۹ رفقاء نے امیر محترم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ناظمہ علیاء حلقہ خواتین و اہلیہ محترمہ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے فیری لینڈ ہائی سکول میں اجتماع خواتین سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے سورۂ حشر کی آیات کے حوالے سے مسلمان خواتین کو ان کی ذمہ داریوں کی جانب متوجہ کیا۔ (رپورٹ : شمس الحق اعوان)

تنظیم اسلامی فیصل آباد غربی

کا دو روزہ دعوتی دورہ

تنظیم اسلامی فیصل آباد (غربی) کا دو روزہ دعوتی پروگرام انجمن خدام القرآن فیصل آباد کے ماہانہ درس قرآن سے شروع ہوا۔ درس قرآن کے بعد ناظم بیرون پاکستان ڈاکٹر عبدالسمیع نے "برعظیم پاک و ہند میں اسلام کے انقلابی فکر کی تجدید و تعمیل اور اس سے انحراف کی راہیں" نامی کتاب کا اجتماعی مطالعہ کروایا۔ بعد ازاں تنظیم اسلامی غربی کے رفقاء دو روزہ پروگرام کی مشاورت میں مشغول ہو گئے۔ نماز فجر سے پہلے تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب غربی کے امیر جناب رشید عمر نے درس قرآن دیا۔

نماز فجر کے بعد شرقی تنظیم کے امیر ملک احسان الٰہی نے درس حدیث دیا۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی (غربی) کے امیر میاں محمد اسلام کی قیادت میں کاروان خلافت قریبی قصبہ گھرڑیانوالہ کی طرف روانہ ہوا۔ کاروان خلافت نے مقامی اہلحدیث مسجد میں قیام کیا۔ میاں محمد اسلم نے مقامی انٹر کالج میں کاروان خلافت کے مقاصد پر خطاب کیا جس میں تقریباً چودہ سو طلبہ اور اساتذہ نے شرکت کی۔ بعد ازاں عمومی دعوت کے لئے دعوتی کارواں الگ الگ تشکیل دیئے گئے۔ خصوصی دعوت کے لئے رفقاء، احباب سے ملاقات کے لئے گئے۔ شام کو مسجد ختم نبوت میں میاں محمد اسلم صاحب نے عظمت قرآن کے موضوع پر درس دیا۔ قریبی گاؤں جنڈوالی میں نماز مغرب کے بعد پروفیسر ادریس رندھاوا نے خطاب کیا۔ گاؤں کی دوسری مسجد میں محسن ندیم نے خطاب کیا۔ جبکہ دوسرے دن فجر کے بعد نقیب اسرہ حافظ ارشد علی نے درس قرآن دیا اور اس کے بعد تجوید پڑھائی۔ قائم مقام امیر جناب پروفیسر رندھاوا نے دینی فرائض کے جامع تصور کا اجتماعی مطالعہ کروایا۔ اس کے بعد تمام ساتھی انفرادی دعوت کے لئے گئے اور نماز عصر کے بعد حافظ ارشد علی، محمد اقبال اور پروفیسر ادریس رندھاوا نے مختلف مساجد میں تنظیمی دعوت کے سلسلے میں خطاب کئے۔ اس دو روزہ کے دوران کم و بیش ۱۶۰۰ افراد تک تنظیم کی دعوت پہنچائی گئی۔ (مرتب : لیٰسین بزمی)

گراسی گراؤنڈ مینگورہ (سوات) میں

ہفت روزہ تفہیم دین کورس اور جلسہ خلافت

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۱۵ ستمبر ۹۷ء بروز پیر کو پشاور سے ۶ رفقاء پر مشتمل تنظیم اسلامی کا قافلہ جناب وارث خان صاحب کی قیادت میں بوقت ایک بجے دوپہر دفتر تنظیم اسلامی بٹ خیلہ پہنچا۔ ناظم ذیلی حلقہ غلام اللہ خان، ناظم دفتر حسین احمد اور اسرہ بٹ خیلہ کے نقیب شوکت اللہ دفتر میں ان کے منتظر تھے۔ نماز ظہر کے بعد رفقاء نے کھانا کھایا اور پھر یہ قافلہ مولانا غلام اللہ خان صاحب کی امارت میں تین بجے مینگورہ کے لئے روانہ ہوا جہاں گراسی گراؤنڈ میں ہفت روزہ تفہیم دین کورس کے انعقاد کا بندوبست کیا گیا تھا۔ مینگورہ پہنچتے ہی رفقاء نے ٹینٹ سروس، پانی اور بجلی کے انتظامات کئے۔

تفہیم دین کورس کا مقصد اہل علاقہ کو دین اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانا اور رفقاء تنظیم کی تربیت کرنا تھا۔ اس ہفت روزہ کورس میں مولانا حضرت گل استاد، مولانا غلام اللہ خان، شیخ عباد اللہ، حسین احمد، خورشید عالم، سید ذاکر شاہ، غوث الرحمٰن اور حضرت رحمان نے اپنے ۲ ساتھیوں کے ہمراہ کل وقتی شرکت کی۔ جز وقتی شرکاء میں وارث خان، نظام اللہ، تنظیم الحق، محمد سلیم خان، شوکت اللہ شاکر، سعید اللہ، منظور احمد، لائق سید، حبیب علی، علی شیر خان، ممتاز بخت، روشن علی، احسان الودود اور ساتھی، قاسم خان، حاجی خدا بخش، محمد فہیم، قاسم استاد، روزی خان، جمیل اختر، شاہ وارث، محمد ایاز، طارق خورشید، جان اصغر، محمد عمر اور محمد صدیق کے علاوہ میدان کے دو ساتھی شامل تھے۔

تفہیم دین کورس کے مقررین اور ان کے موضوعات درج ذیل تھے :

☆ مولانا حضرت گل — مطالبات دین اور عظمت قرآن

☆ وارث خان — راہ نجات

☆ مولانا غلام اللہ خان — حقیقت جہاد، غلبہ دین اور اس کا طریقہ کار۔

دن کے پروگرام سے فراغت کے بعد رات کے وقت مینگورہ شہر میں بینرز اور پوسٹرز لگائے جاتے۔ ظہر اور عصر کی نمازوں کے لئے رفقاء آس پاس کی مساجد میں جا کر لوگوں کو تنظیم اسلامی کے پروگرام سے آگاہ کرتے۔ جلسہ خلافت سے دو دن پہلے قبل شہر اور اس کے مضافات میں تشہیری مہم کے دوران دو ہزار ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ دن بھر تعارفی کیمپ کے سامنے کتابوں کا سٹال لگایا گیا جس پر عصر تا مغرب لوگوں کا کافی ہجوم رہتا۔ دن کے وقت رفقائے تنظیم کے درمیان مختلف امور پر افہام و تفہیم کی غرض سے مذاکرے منعقد کئے جاتے رہے۔ نماز مغرب کے بعد دعوتی خطاب شروع ہوتا جو نماز عشاء تک جاری رہتا۔ ہر لیکچر میں اوسط حاضری ۴۰ تا ۵۰ تک رہتی۔ پورا ہفتہ اسی نظام الاوقات کے ساتھ کام جاری رہا۔ ۲۰ ستمبر کو صبح گیارہ بجے امیر محترم مینگورہ آمد پر پہلے دعوتی کیمپ تشریف لائے اور کچھ دیر رفقاء میں موجود رہ کر پھر اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔ بعد ازاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق بعد از نماز عشاء امیر تنظیم اسلامی رفقاء و احباب سے تفصیلی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ امیر حلقہ سرحد میجر فتح محمد، ناظم ذیلی حلقہ مردان و پشاور ڈاکٹر محمد اقبال صافی، امیر تنظیم اسلامی پشاور وارث خان اور لاہور سے آئے ہوئے مہمانوں میں ڈاکٹر عبدالخالق نائب امیر تنظیم، نائب ناظم نشر و اشاعت نعیم اختر عدنان، حلقہ فیصل آباد کے معتمد شاہد مجید، قرآن اکیڈمی لاہور سے شیخ رحیم الدین اور کینیڈا سے یک سالہ کورس کے لئے آئے ہوئے عمر فاروق بھی شامل تھے۔ امیر حلقہ سرحد نے پہلے تمام اسرہ جات مالاکنڈ ڈویژن کے نقباء کا تعارف کروایا پھر نقباء نے اپنے رفقاء کا تعارف امیر محترم سے کرایا، جو کہ ۲۱ ستمبر کے جلسہ کے انتظامات اور شرکت کے لئے ایک

دن قبل آئے تھے۔ بعد ازاں امیر حلقہ نے منفرد رفقاء کا امیر محترم سے تعارف کرایا۔ ان کے علاوہ جلسہ کے لئے آئے ہوئے احباب سے بھی تعارف حاصل کیا گیا۔ بعد ازاں امیر محترم نے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت شرکائے ہفت روزہ پروگرام اور ۲۱ ستمبر کے جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہوئے رفقاء و مندوبین کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

ہفت روزہ پروگرام میں ہر قسم کا کام خود ہی کرنا تھا جس میں کھانا پکانا' صفائی' آئے ہوئے ساتھیوں سے تعارف' دعوتی گفتگو' مکتبہ' جلسہ کے لئے تشہیر اور بجلی وغیرہ کا کام شامل تھا۔ یہ مینگورہ اور اطراف کے حضرات کے لئے ایک تعارفی درجہ کا پروگرام تھا۔ کافی حضرات تنظیم سے متعارف ہوئے اور مکتبہ سے حسب ذوق کتابچے خریدے۔ یہ پروگرام الحمدللہ بخیریت اختتام پذیر ہوا۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹا سا امتحان بھی لیا کہ مولانا غلام اللہ خان صاحب کا آخری خطاب اختتام پذیر ہونے والا ہی تھا کہ گھن گرج کے ساتھ بارش شروع ہو گئی۔ رفقاء و احباب نے گراسی گراؤنڈ میں پہلے سے تعمیر شدہ چبوترے میں پناہ لی۔ رفقاء اور ذمہ دار حضرات اگلے دن یعنی ۲۱ ستمبر کے جلسے کے بارے میں فکر مند ہو گئے کہ زیادہ بارش ہو گئی تو شاید جلسہ کو ملتوی کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے رفقاء کی دعا سن لی اور بارش تھم گئی بلکہ اس نے گرد آلود گراؤنڈ میں بھاری چھڑکاؤ کا کام کیا اور موسم بھی الحمدللہ بہتر ہو گیا۔

ہفت روزہ پروگرام میں ایسے احباب بھی آئے جو کہ کسی نہ کسی مذہبی یا سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے افہام و تفہیم کے ساتھ ساتھ کسی حد تک مجادلے کا انداز بھی اختیار کیا۔ بہرحال وادی سوات کے شہر مینگورہ میں تنظیم اسلامی کے تعارف کے حوالے سے یہ ایک اچھا آغاز ثابت ہوا اور یہ پروگرام ۲۱ ستمبر کے جلسہ کے لئے اچھا ابتدائیہ تھا۔

اگلے روز ۲۱ ستمبر کو جلسہ خلافت کے اختتام پر ہفت روزہ کورس اپنے اختتام کو پہنچا اور رفقاء اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ (مرتب : شوکت اللہ شاکر' بٹ خیلہ)

تنظیم اسلامی فیصل آباد شرقی کا دو روزہ دعوتی پروگرام

۸ ستمبر کی شام کو رفقاء تنظیم' امیر تنظیم' احسان الٰہی ملک کی سرکردگی میں مرکزی دفتر حلقہ میں جمع ہوئے۔ ۱۹/ ستمبر کو صبح کے وقت ڈی ٹائپ کالونی میں کارنر میٹنگ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ بعد ازاں رفقاء نے نماز جمعہ قریب کی مساجد میں ادا کی۔ ۵۰۰ کی تعداد میں دعوت نامے نمازیوں میں تقسیم کئے گئے۔ بعد نماز عصر جلسہ کا آغاز ہوا۔ امیر حلقہ رشید عمر نے کہا کہ جس طرح غلامی کے نتیجے میں قوم بنی اسرائیل' آزادی کے تقاضوں کو سمجھنے کی بجائے بے ہمتی کا شکار ہوئی۔ مسلمانان پاکستان بھی بنی اسرائیل کی طرح بے ہمتی اور ورائٹی شو پروگراموں کے دلدادہ ہو کر اپنے نصب العین کو بھول چکے ہیں۔

تربیتی مقاصد کے لئے امیر محترم کے آڈیو خطاب کی سماعت کی گئی اور مولانا اصلاحی کی کتاب دعوت دین اور اس کا طریق کار کے کچھ حصوں کا مطالعہ کیا گیا۔ بعد ازاں جناب رشید عمر' ملک احسان الٰہی اور حبیب الرحمٰن کو ساتھ لے کر پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر راجہ نادر پرویز سے ملاقات کے لئے گئے۔ وزیر موصوف کا شہر میں سینما ہال بھی ہے۔ جب ان کے عوامی رابطہ دفتر میں پہنچے تو سائلین کا جم غفیر موجود تھا۔ ان کے سامنے ہدایت خداوندی کا پیغام رکھا گیا کہ وہ اس سینما کو بند کروا کر یہاں ہوٹل' رہائشی فلیٹس یا مارکیٹ تعمیر کروا کے بے حیائی پھیلانے کے ذریعے کو ختم کر دیں۔ جس پر وزیر موصوف سائلین کے جم غفیر کی موجودگی میں سیخ پا ہو گئے۔ انتہائی نامناسب رد عمل ظاہر کرتے ہوئے الٹا ہم سے مطالبہ کیا کہ تم لوگ ویڈیو سینما کیوں بند نہیں کرواتے ہو۔ ہم نے کہا اس کی یاد دہانی کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں۔ آپ لوگ اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں' اختیارات آپ کے پاس ہیں۔ لیکن موصوف نے بات کو سمجھنے اور غور کرنے کی بجائے ہمارے مشورہ اور مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ (مرتب : محمد فاروق)

تنظیم اسلامی پیرس کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی پیرس کے زیر اہتمام ہفتہ وار درس قرآن بروز اتوار کو منعقد ہوتا ہے۔ اس سلسلے کا پہلا دعوتی پروگرام ۱۷/ اگست کو سارسل (Sarcelles) کی ترکی مسجد میں بعد نماز عصر منعقد ہوا' جس میں امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد کی ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ لوگوں کو قرآن کی عظمت اور اس کی برکات سے روشناس کروایا گیا۔

۲۴/ اگست کو دوسری مرتبہ دعوتی پروگرام اسی مسجد میں نماز عصر کے بعد منعقد ہوا۔ اس مرتبہ پھر امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ویڈیو کیسٹ عظمت قرآن ہی لوگوں کو دکھائی گئی۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی پیرس کے قائم مقام امیر جناب محمد طاہر قریشی نے سورہ فرقان کی آیت نمبر ۳۷ کی روشنی میں کہا کہ قرآن آخرت میں یا تو لوگوں کے حق میں حجت بنے گا یا ان کے خلاف۔ واضح رہے کہ امیر تنظیم اسلامی پیرس جناب محمد اشرف صاحب اضافی ڈیوٹی کی وجہ سے لندن میں ہفتہ وار دعوتی پروگرام کو بھی چلا رہے ہیں۔

۳۱/ اگست کا دعوتی پروگرام شمپنی (Champigny) کی مسجد میں بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ جہاں جناب محمد طاہر قریشی نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" پر مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں ۹ رفقاء کے علاوہ ۲۵ پاکستانی احباب نے شرکت کی۔

۳۱/ اگست کے پروگرام میں لوگوں کے جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے ۷/ ستمبر کو شمپنی کی مسجد میں دوبارہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام بھی نماز عصر کے بعد شروع ہوا۔ اس مرتبہ موضوع "فرائض دینی کا جامع تصور" تھا۔ تنظیم اسلامی کے رفیق جناب محمد صادق نے خطاب کیا۔ بعد ازاں جناب محمد طاہر قریشی نے اردو اور فرنچ زبان میں خطاب کیا۔ اس پروگرام میں پاکستان کے علاوہ عرب باشندوں نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں حاجی ولایت خان نے رفقاء کے لئے دعوت طعام کا بھی اہتمام کیا۔

اسی سلسلہ کا ایک پروگرام ۱۴/ ستمبر کو نماز عصر کے بعد رفیق تنظیم حاجی محمد صادق کے گھر (Emerainville) میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب محمد طاہر قریشی نے "ایمان [illegible] اور ایمان بالرسالت" کے موضوع پر خطاب کیا اور اطاعت اور فرمانبرداری میں فرق واضح کیا۔

۲۱/ ستمبر کو دعوتی پروگرام پاکستانی بھائی ناصر صاحب کی دعوت پر ان کے گھر پر سارسل میں منعقد کیا گیا۔ جہاں پر میزبان سے رفقاء کا تعارف کروایا گیا۔ پھر جناب محمد طاہر قریشی نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور دوست احباب کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچانے میں تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان دعوتی پروگراموں کے دوران ہمیں پیرس میں مرکز کے لئے ایک کمرہ مل گیا ہے' یہ مرکز مسجد کے عین سامنے ہے۔

۲۸/ ستمبر کو ہفتہ وار پروگرام "مرکز" میں منعقد ہوا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ جماعت اسلامی کے چار احباب نے بھی شرکت کی۔ جناب محمد طاہر قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے اور فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر دین اسلام کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس موقع پر امیر تنظیم اسلامی فرانس محترم جناب محمد اشرف صاحب نے "علم" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس فانی دنیا میں بھیجا ہی اس لئے ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ اس طرح اس دنیا میں انسان کو مال اور اولاد کے ساتھ آزمائش میں ڈال دیا۔ اس آزمائش میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انسان کو علم حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔ انہوں نے علم کی اقسام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم بذریعہ عقل اور غور و فکر کے ساتھ بھی ہم علم حاصل کر سکتے ہیں لیکن علم بذریعہ وحی ختم نبوت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ لیکن قرآن مجید وحی کا وہ سلسلہ ہے جو رہتی دنیا تک کبھی ختم نہ ہو گا۔ اس لئے ہمیں اس سے استفادہ کرنا ہو گا۔

دن قبل آئے تھے۔ بعد ازاں امیر حلقہ نے منفرد رفقاء کا امیر محترم سے تعارف کرایا۔ اس کے علاوہ جلسہ کے لئے آئے ہوئے احباب سے بھی تعارف حاصل کیا گیا۔ بعد ازاں امیر محترم نے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے تحت شرکائے ہفت روزہ پروگرام اور ۲۱ ستمبر کے جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہوئے رفقاء و مندوبین کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

ہفت روزہ پروگرام میں ہر قسم کا کام خود ہی کرنا تھا جس میں کھانا پکانا' صفائی' آئے ہوئے ساتھیوں سے تعارف' دعوتی گفتگو' مکتبہ' جلسہ کے لئے تشہیر اور بجلی وغیرہ کا کام شامل تھا۔ یہ مینگورہ اور اطراف کے حضرات کے لئے ایک تعارفی درجہ کا پروگرام تھا۔ کافی حضرات تنظیم سے متعارف ہوئے اور مکتبہ سے حسب ذوق کتابچے خریدے۔ یہ پروگرام الحمدللہ بخیریت اختتام پذیر ہوا۔

البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹا سا امتحان بھی لیا کہ مولانا غلام اللہ خان صاحب کا آخری خطاب اختتام پذیر ہونے والا ہی تھا کہ گھن گرج کے ساتھ بارش شروع ہو گئی۔ رفقاء و احباب نے گراسی گراؤنڈ میں پہلے سے تعمیر شدہ چبوترے میں پناہ لی۔ رفقاء اور ذمہ دار حضرات اگلے دن یعنی ۲۱ ستمبر کے جلسے کے بارے میں فکر مند ہو گئے کہ زیادہ بارش ہو گئی تو شاید جلسہ کو ملتوی کرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے رفقاء کی دعا سن لی اور بارش تھم گئی بلکہ اس نے گرد آلود گراؤنڈ میں بھاری چھڑکاؤ کا کام کیا اور موسم بھی الحمدللہ بہتر ہو گیا۔

ہفت روزہ پروگرام میں ایسے احباب بھی آئے جو کہ کسی نہ کسی مذہبی یا سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے افہام و تفہیم کے ساتھ ساتھ کسی حد تک مجادلے کا انداز بھی اختیار کیا۔ بہرحال وادی سوات کے شہر مینگورہ میں تنظیم اسلامی کے تعارف کے حوالے سے یہ ایک اچھا آغاز ثابت ہوا اور یہ پروگرام ۲۱ ستمبر کے جلسہ کے لئے اچھا ابتدائیہ تھا۔

اگلے روز ۲۱ ستمبر کو جلسہ خلافت کے اختتام پر ہفت روزہ کورس اپنے اختتام کو پہنچا اور رفقاء اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ (مرتب: شوکت اللہ شاکر' بٹ خیلہ)

تنظیم اسلامی فیصل آباد شرقی کا دو روزہ دعوتی پروگرام

۸ ستمبر کی شام کو رفقاء تنظیم' امیر تنظیم' احسان الٰہی ملک کی سرکردگی میں مرکزی دفتر حلقہ میں جمع ہوئے۔ ۱۹/ ستمبر کو صبح کے وقت ڈی ٹائپ کالونی میں کارنر میٹنگ کے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ بعد ازاں رفقاء نے نماز جمعہ قریب کی مساجد میں ادا کی۔ ۵۰۰ کی تعداد میں دعوت نامے نمازیوں میں تقسیم کئے گئے۔ بعد نماز عصر جلسہ کا آغاز ہوا۔ امیر حلقہ رشید عمر نے کہا کہ جس طرح غلامی کے نتیجے میں قوم بنی اسرائیل' آزادی کے تقاضوں کو سمجھنے کی بجائے بے ہمتی کا شکار ہوئی۔ مسلمانان پاکستان بھی بنی اسرائیل کی طرح بے ہمتی اور ورائٹی شو پروگراموں کے دلدادہ ہو کر اپنے نصب العین کو بھول چکے ہیں۔

تربیتی مقاصد کے لئے امیر محترم کے آڈیو خطاب کی سماعت کی گئی اور مولانا اصلاحی کی کتاب دعوت دین اور اس کا طریق کار کے کچھ حصوں کا مطالعہ کیا گیا۔ بعد ازاں جناب رشید عمر' ملک احسان الٰہی اور حبیب الرحمٰن کو ساتھ لے کر پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر راجہ نادر پرویز سے ملاقات کے لئے گئے۔ وزیر موصوف کا شہر میں سینما ہال بھی ہے۔ جب ان کے عوامی رابطہ دفتر میں پہنچے تو سائلین کا جم غفیر موجود تھا۔ ان کے سامنے ہدایت خداوندی کا پیغام رکھا گیا کہ وہ اس سینما کو بند کروا کر یہاں ہوٹل' رہائشی فلیٹس یا مارکیٹ تعمیر کروا کے بے حیائی پھیلانے کے ذریعے کو ختم کر دیں۔ جس پر وزیر موصوف سائلین کے جم غفیر کی موجودگی میں سیخ پا ہو گئے۔ انتہائی نامناسب رد عمل ظاہر کرتے ہوئے الٹا ہم سے مطالبہ کیا کہ تم لوگ ویڈیو سینما کیوں بند نہیں کرواتے ہو۔ ہم نے کہا اس کی یاد دہانی کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں۔ آپ لوگ اسمبلیوں میں بیٹھے ہیں' اختیارات آپ کے پاس ہیں۔ لیکن موصوف نے بات کو سمجھنے اور غور کرنے کی بجائے ہمارے مشورہ اور مطالبہ کو مسترد کر دیا۔ (مرتب: محمد فاروق)

تنظیم اسلامی پیرس کی دعوتی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی پیرس کے زیر اہتمام ہفتہ وار درس قرآن بروز اتوار کو منعقد ہوتا ہے۔ اس سلسلے کا پہلا دعوتی پروگرام ۱۷/ اگست کو سارسل (Sarcelles) کی ترکی مسجد میں بعد نماز عصر منعقد ہوا' جس میں امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد کی ویڈیو کیسٹ کے ذریعہ لوگوں کو قرآن کی عظمت اور اس کی برکات سے روشناس کروایا گیا۔

۲۴/ اگست کو دوسری مرتبہ دعوتی پروگرام اسی مسجد میں نماز عصر کے بعد منعقد ہوا۔ اس مرتبہ پھر امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ویڈیو کیسٹ عظمت قرآن ہی لوگوں کو دکھائی گئی۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی پیرس کے قائم مقام امیر جناب محمد طاہر قریشی نے سورہ فرقان کی آیت نمبر ۲۷ کی روشنی میں کہا کہ قرآن آخرت میں یا تو لوگوں کے حق میں حجت بنے گا یا ان کے خلاف۔ واضح رہے کہ امیر تنظیم اسلامی پیرس جناب محمد اشرف صاحب اضافی ڈیوٹی کی وجہ سے لندن میں ہفتہ وار دعوتی پروگرام کو بھی چلا رہے ہیں۔

۳۱/ اگست کا دعوتی پروگرام شمپینی (Champigny) کی مسجد میں بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ جہاں جناب محمد طاہر قریشی نے "مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق" پر مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں ۹ رفقاء کے علاوہ ۲۵ پاکستانی احباب نے شرکت کی۔

۳۱/ اگست کے پروگرام میں لوگوں کے جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے ۷/ ستمبر کو شمپینی کی مسجد میں دوبارہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام بھی نماز عصر کے بعد شروع ہوا۔ اس مرتبہ موضوع "فرائض دینی کا جامع تصور" تھا۔ تنظیم اسلامی کے رفیق جناب محمد صادق نے خطاب کیا۔ بعد ازاں جناب محمد طاہر قریشی نے اردو اور فرنچ زبان میں خطاب کیا۔ اس پروگرام میں پاکستان کے علاوہ عرب باشندوں نے بھی شرکت کی۔ پروگرام کے آخر میں حاجی ولایت خان نے رفقاء کے لئے دعوت طعام کا بھی اہتمام کیا۔

اسی سلسلہ کا ایک پروگرام ۱۴/ ستمبر کو نماز عصر کے بعد رفیق تنظیم حاجی محمد صادق کے گھر (Emerainville) میں منعقد ہوا۔ جس میں جناب محمد طاہر قریشی نے "ایمان [illegible] اور ایمان بالرسالت" کے موضوع پر خطاب کیا اور اطاعت اور فرمانبرداری میں فرق واضح کیا۔

۲۱/ ستمبر کو دعوتی پروگرام پاکستانی بھائی ناصر صاحب کی دعوت پر ان کے گھر پر سارسل میں منعقد کیا گیا۔ جہاں پر میزبان سے رفقاء کا تعارف کروایا گیا۔ پھر جناب محمد طاہر قریشی نے "انفاق فی سبیل اللہ" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اور دوست احباب کو دعوت دی ہے کہ وہ بھی اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچانے میں تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان دعوتی پروگراموں کے دوران ہمیں پیرس میں مرکز کے لئے ایک کمرہ مل گیا ہے' یہ مرکز مسجد کے عین سامنے ہے۔

۲۸/ ستمبر کو ہفتہ وار پروگرام "مرکز" میں منعقد ہوا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ جماعت اسلامی کے چار احباب نے بھی شرکت کی۔ جناب محمد طاہر قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے اور فرقہ واریت سے بالاتر ہو کر دین اسلام کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس موقع پر امیر تنظیم اسلامی فرانس محترم جناب محمد اشرف صاحب نے "علم" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس فانی دنیا میں بھیجا ہی اس لئے ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ اس طرح اس دنیا میں انسان کو مال اور اولاد کے ساتھ آزمائش میں ڈال دیا۔ اس آزمائش میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے انسان کو علم حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے رہنا چاہئے۔ انہوں نے علم کی اقسام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہم بذریعہ عقل اور غور و فکر کے ساتھ بھی ہم علم حاصل کر سکتے ہیں لیکن علم بذریعہ وحی ختم نبوت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تھا۔ لیکن قرآن مجید وحی کا وہ سلسلہ ہے جو رہتی دنیا تک کبھی ختم نہ ہو گا۔ اس لئے ہمیں اس سے استفادہ کرنا ہو گا۔

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد ۶، شمارہ ۳۶
سالانہ زرتعاون -/۱۴۵ روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ، لاہور
مقام اشاعت: ۳۶۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: ۰۳-۵۸۶۹۵۰۱

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

ہفتہ رفتہ کی اہم خبریں

روس بھارت فوجی تعاون پاکستان کیلئے "منفی اشارہ" ہے ○ دفاعی مبصرین

بھارت کے وزیر دفاع ملائم سنگھ یادیو اور وزیر خزانہ مسٹر چدمبرم کا حالیہ دورۂ روس، جہاں دونوں ملکوں کے درمیان دو طرفہ تعلقات میں گرم جوشی اور استحکام کو ظاہر کرتا ہے وہاں پاکستان کے لئے بعض منفی اشارے بھی پائے جاتے ہیں۔ بھارتی وزیر دفاع اور وزیر خزانہ کے اس دورے کے دوران دونوں ملکوں نے یہ اہم فیصلہ کیا کہ دفاعی شعبے میں تعاون کو آگے بڑھایا جائے گا اور روس بھارت کو جدید ترین دفاعی ٹیکنالوجی فراہم کرے گا۔ مبصرین نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگرچہ بھارت کے روس کے ساتھ دوستانہ تعلقات سوویت یونین کے دور سے چلے آ رہے ہیں لیکن اس وقت طالبان کی حکومت افغانستان میں قائم ہونے کی وجہ سے روس کو بھارت سے قریبی تعلقات کی ضرورت زیادہ شدت سے محسوس ہوئی ہے کیونکہ عام تاثر یہ ہے کہ طالبان کو پاکستان کی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس لئے روس، بھارت، ایران اور وسطی ایشیا کے ملکوں سمیت بکھری ہوئی قوتوں کو یکجا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ صدر بورس یلسن نے بھارتی وزیر دفاع کو واشگاف الفاظ میں یاد دہانی کرائی کہ ان کا ملک پاکستان کو ہتھیار نہیں دے گا۔ روس دفاعی پیداوار میں بھارت کو خود کفیل بنانا چاہتا ہے۔ (نوائے وقت، ۱۵/ ۱ اکتوبر)

جسٹس سجاد نے صدر سے آئینی کردار ادا کرنے کی اپیل کر دی

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے عدالت عظمیٰ کے ججوں کی تقرری کا مسئلہ حل کرانے کے لئے صدر فاروق احمد خان لغاری سے آئینی کردار ادا کرنے کی اپیل کی ہے، اس ضمن میں چیف جسٹس نے ہفتہ کی سہ پہر صدر لغاری کو ایک خط ارسال کر دیا ہے۔ عدالت عظمیٰ کے ترجمان نے اس خط کی تصدیق کرتے ہوئے نوائے وقت کو بتایا کہ چیف جسٹس نے اس خط میں صدر مملکت کو لکھا ہے کہ ۲۰/ اگست کو سپریم کورٹ نے پانچ ججوں کی تقرری سے متعلق سفارشات وفاقی حکومت کو ارسال کیں، حکومت تیس دن کے اندر ان سفارشات پر عملدرآمد کرنے کی پابند تھی لیکن حکومت نے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان سفارشات پر عمل نہیں کیا، اس سے جو ڈیڈ لاک پیدا ہو گیا ہے اسے ختم کرنے اور سپریم کورٹ کی سفارشات پر عمل درآمد کرنے کے لئے سربراہ مملکت کی حیثیت سے آپ آئین کے آرٹیکل ۱۹۰ کے تحت اپنا کردار ادا کریں اور عدالت عظمیٰ میں مزید پانچ جج مقرر کرائیں جو حکومت کی ذمہ داری بھی ہے۔ (نوائے وقت، ۱۶/ ۱ اکتوبر)

عدلیہ کا بہت احترام کرتے ہیں، لیکن اصل کام وہ ہے جو ہم موٹروے کی صورت میں کر رہے ہیں ○ نواز شریف

وزیراعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم عدلیہ کا بہت احترام کرتے ہیں۔ ہمارے دل میں اس کے لئے بہت عزت ہے لیکن اصل کام وہ ہے، جو موٹروے کی صورت میں ہم کر رہے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان کو اس وقت پلوں، سڑکوں، سکولوں، ہسپتالوں اور کارخانوں کی ضرورت ہے۔ ملائشیا، کوریا اور دیگر ممالک نے ترقی کا سفر ہمارے ساتھ شروع کیا تھا۔ ہم ان سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ (نوائے وقت، ۱۶/ ۱ اکتوبر

ٹیکنوکریٹ حکومت لانے کی سازش ہو رہی ہے، جمہوریت بچانے کے لئے گول میز کانفرنس بلائی جائے ○ بے نظیر

سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ نہ تو نجومی ہیں اور نہ ہی جوا کھیلتی ہیں کہ وہ بتائیں کہ حکومت کس تاریخ کو جا رہی ہے، وہ کچھ نہیں کہہ سکتیں کہ سجاد اینڈ سجاد کمپنی اپنا کوئی کردار ادا کرنے والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ٹیکنوکریٹس ہی ملک کو موجودہ بحران سے نکال سکتے ہیں لیکن میں ان سے اتفاق نہیں کرتی۔ وہ بھی ملک کی معیشت کو درست نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان بحرانوں کے پیش نظر ہی انہوں نے قومی حکومت کے قیام کی تجویز دی تھی، یہ قومی حکومت ہاؤس کے اندر تبدیلی سے قائم کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اور نواز شریف کو نکال کر کسی ایسے شخص پر اتفاق کیا جا سکتا ہے جو ملک کو قرضوں، خسارے، روپے کی قدر میں کمی اور آبادی کو کنٹرول کرنے کی ایجنڈے کے تحت حکومت چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ (نوائے وقت، ۱۶/ ۱ اکتوبر)

انقلاب پاکستان کی دہلیز پر کھڑا ہے، جمعیت کے کارکن قیادت کے لئے تیار ہو جائیں ○ قاضی حسین احمد

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ ہم نواز شریف حکومت کو جائز تسلیم نہیں کرتے۔ انہوں نے جمعیت کے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ ان کی کال پر دیہات اور شہروں میں عوام کی قیادت کے لئے تیار رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں کی تعداد میں نوجوان جب میرے ساتھ جینے اور مرنے کے نعرے لگاتے ہیں تو میں احساس ذمہ داری تلے دبا چلا جاتا ہوں لیکن خدا پر یقین میرا حوصلہ بڑھاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو زندہ رکھنے کے لئے ہم جام شہادت نوش کریں گے۔ جب تک جان میں جان ہے باطل کے ساتھ کوئی مفاہمت نہیں کریں گے۔ ہم کشمیر اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر کوئی سودے بازی نہیں ہونے دیں گے۔ بیت المقدس کو آزاد کرائیں گے اور اسرائیل کو تسلیم نہیں کرنے دیں گے۔ میں ایک بابرکت اور عظیم الشان اسلامی انقلاب کو پاکستان کی دہلیز پر دیکھ رہا ہوں۔ (نوائے وقت، ۱۷/ ۱ اکتوبر)

پاکستان اپنے ایٹمی پروگرام پر کوئی یک طرفہ پابندی قبول نہیں کرے گا

اے این این کے مطابق امریکی نائب وزیر سے مذاکرات کے دوران حکومت پاکستان نے واضح کر دیا ہے کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں سلامتی کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر اپنے ایٹمی پروگرام میں کسی قسم کا کوئی بھی یک طرفہ معاہدہ یا پابندی قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے ایف ۱۶ طیاروں کے مسئلہ پر امریکہ سے کہا کہ وہ یا تو پاکستان کو طیارے فراہم کرے یا ان طیاروں کے لئے ادا کردہ رقم واپس کرے۔ (نوائے وقت، ۲۱/ ۱ اکتوبر)